REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ــ ۲۱
شمارہ ــ ۲

ایڈیٹر :۔
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :۔
خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۵ ذیقعدہ ۱۳۹۱ ہجری ۔ ۱۳ صلح ۱۳۵۱ ہش ۔ ۱۳ جنوری ۱۹۷۲ء

اخبارِ احمدیہ

لنڈن ۵ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم امام صاحب مسجد لنڈن بذریعہ ڈاک اطلاع دیتے ہیں کہ :۔

الفضل ۳۱ دسمبر آج ملی ہے ۔ ۳۰ دسمبر کی رپورٹ ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق ہے کہ سر درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ نیز اطلاع فرماتے ہیں کہ بدر مل رہا ہے، حضور کو بھجوایا جاتا ہے۔ درویشوں کی خیریت کی اطلاع بھی تمام مشنوں کو بھجوائی جاتی ہے۔ سب احباب آپ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ یہاں ہم لوگ بلکہ ساری دنیا کے احمدی آپ دوستوں کی خیریت معلوم کرنے کے لئے شدت سے منتظر رہتے ہیں۔ آپ کے خط کا انتظار ساری دنیا کو ہوتا ہے۔

قادیان ۱۱ صلح ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ

★ ــ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور حالات بحمد اللہ معمول کے مطابق ہیں ۔

کاملِ اور زندہ خدا وہ ہے جو آپ اپنے وجود کا پتہ دیتا رہا ہے اور اب بھی اس نے یہی چاہا کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے مبارک وہ جو اس کو قبول کرے

کلمات طیّبات سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ

"اے عزیزو! اے پیارو! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑائی نہیں کر سکتا۔ یقیناً سمجھ لو کہ کامل علم کا ذریعہ خدائے تعالیٰ کا الہام ہے۔ جو خدائے تعالیٰ کے پاک نبیوں کو ملا۔ پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے، یہ ہرگز نہ چاہا کہ آئندہ اس الہام کو مہر لگا دے۔ اور اس طرح پر دنیا کو تباہ کرے۔ بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کھلے ہیں۔ ہاں اُن کو ان کی راہوں سے ڈھونڈو تب وہ آسمان سے تمہیں ملیں گے۔ وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا۔ اور اپنے مناسب مقام پر ٹھہرا۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے تا تم اس پانی کو پی سکو۔ یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو۔ پھر اپنا منہ اس چشمہ کے آگے رکھ دو۔ تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ۔ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے کہ جہاں روشنی کا پتہ لگے اسی طرف دوڑے اور جہاں اُس گم گشتہ دوست کا نشان پیدا ہو اسی راہ کو اختیار کرے۔ دیکھتے ہو کہ ہمیشہ آسمان سے روشنی اُترتی اور زمین پر پڑتی ہے۔ اسی طرح ہدایت کا سچا نُور آسمان سے ہی اُترتا ہے انسان کی اپنی ہی باتیں اور اپنی ہی اٹکلیں سچا گیان اس کو نہیں بخش سکتیں۔ کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلی کے پا سکتے ہو؟ کیا تم بغیر اس آسمانی روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو؟ اگر دیکھ سکتے ہو تو شاید اس جگہ بھی دیکھ لو۔ مگر ہماری آنکھیں گو بینا ہوں تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں اور ہمارے کان گو شنوا ہوں تاہم اُس ہَوا کے حاجت مند ہیں جو خدا کی طرف سے چلتی ہے۔ وہ خُدا سچا خدا نہیں ہے جو خاموش ہے اور سارا مدار ہماری اٹکلوں پر ہے بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو آپ اپنے وجود کا پتہ دیتا رہا ہے اور اب بھی اس نے یہی چاہا کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے۔ آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں۔ عنقریب صبح صادق ہونے والی ہے۔ مبارک وہ جو اُٹھ بیٹھیں اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں۔ وہی خدا جس پر کوئی گردش اور مصیبت نہیں آتی۔ جس کے جلال کی چمک پر کبھی حادثہ نہیں پڑتا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی خدا ہی ہے جو ہر دم آسمان کا نور اور زمین کا نُور ہے۔ اس سے ہر ایک جگہ روشنی پڑتی ہے۔ آفتاب کا وہی آفتاب ہے۔ زمین کے تمام جانداروں کی وہی جان ہے۔ سچا زندہ خدا وہی ہے، مبارک وہ جو اس کو قبول کرے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۹-۱۳۰)

نہایت ضروری اعلان

ہمارے ملک کے ساتھ پاکستان کی جنگ شروع ہونے پر نظارت ہذا کی طرف سے جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو تاکیدی ہدایت، سرکلر چٹھیات اور اخبار میں اعلان کے ذریعہ بھجوائی گئی تھی کہ اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق احباب جماعت سابقہ جماعتی روایات کے پیش نظر اس موقعہ پر بھی بڑھ چڑھ کر ملکی دفاع کے لئے خدمات انجام دیں۔ اور اگر موقعہ پر سرکاری حکام کو جس رنگ میں بھی اُن کے تعاون کی ضرورت ہو وہ پیش کریں۔

امید ہے احباب جماعت نے اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق نظارت ہذا کی اس ہدایت پر قومی دفاع کے سلسلہ میں ہر قسم کی خدمات انجام دی ہوں گی۔ اس تعلق میں بعض جماعتوں کی طرف خوش کن رپورٹیں بھی ملی ہیں مگر ابھی تک بہت سی جماعتوں کی طرف سے رپورٹوں کا بڑی شدت سے انتظار ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ جماعتوں کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اس معاملہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے یہ اعلان پڑھتے ہی فوری طور پر ملکی دفاع میں پیش کی گئی خدمات کے بارہ میں اپنی رپورٹیں مرکز کو بھجوا دیں۔ ان رپورٹوں میں مندرجہ ذیلی امور کا خصوصیت سے ذکر ہو :۔

(۱) جماعت نے کس قدر رقم ڈیفنس فنڈ میں ادا کی۔ (۲) ریلیف فنڈ میں کس قدر رقم دی گئی۔ (۳) نیشنل ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس میں کس قدر رقم جمع کروائی گئی۔ (۴) فوجیوں کے لئے کس قدر لحاف اور گرم کپڑوں کا انتظام کیا گیا۔ (۵) جماعت کے کتنے افراد فوج اور دوسری دفاعی سکیموں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ (۶) سرکاری حکام سے سول ڈیفنس اور دوسرے دفاعی اُمور میں کس رنگ میں تعاون کیا گیا۔

جملہ احباب و عہدیداران جماعت اس اعلان کو پڑھ کر اس کی تعمیل کے لئے فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ بذریعہ سرکلر چٹھیات بھی عہدیداران جماعت کو اس بارہ میں توجہ دلائی جا رہی ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۳ر صلح ۱۳۵۱ ہش

سچی محبت و عقیدت کے بے نظیر نمونے

وادیٔ کشمیر کا غریب اور مزدور طبقہ موسم سرما کی شدّت کے دنوں میں بالعموم پنجاب کا رُخ کرتا ہے۔ اور چار پانچ ماہ نسبتاً کم سردی کے مقامات میں محنت مزدوری کرکے اپنے وطن لوٹ جاتا ہے۔ اس سفر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان علاقوں کے ہمارے ایسے احمدی بھائی بھی قادیان کے جلسہ سالانہ میں بکثرت شریک ہوکر اس کی رونق بڑھایا کرتے ہیں۔ مگر حالیہ جنگ کے سبب یہی نہیں قادیان میں جلسہ سالانہ ملتوی کر دیا گیا بلکہ کشمیر کی پہاڑیوں سے پنجاب میں آنے والے بھی نہ آسکے۔ حتیٰ کہ مزدوروں کی جو خال خال ٹولیاں ایام جنگ سے قبل آچکی تھیں وہ بھی اپنے اہل وعیال کی خبر گیری اور گھر بار کی دیکھ بھال کے لئے جلد لوٹ گئیں۔

سترہ روز کی شدید جنگ کے بعد جب فائر بندی عمل میں آئی اور بارڈر ایریا کی زندگی بتدریج معمول پر آنے لگی تو رُکے ہوئے کشمیری دوست بھی پنجاب کے شہروں کی طرف رجوع کرنے لگے۔ ۵ر جنوری کا دن تھا جب رشی نگر (کشمیر) کے دو احمدی کشمیری دوست محنت مزدوری کے لئے قادیان آئے۔ جس طرح ان دونوں کو قادیان کی زیارت کرکے دلی سکون ملا۔ اسی طرح اُن سے ملاقات کرکے ہر درویش کو بھی قلبی راحت نصیب ہوئی۔ محمد صدیق صاحب رشی نگری سے جنگ کے دنوں میں وہاں کے احباب جماعت کی خیریت دریافت کی تو موصوف نے بتایا کہ خدا کے فضل سے وہاں ہر طرح خیریت رہی۔ اگرچہ فائرنگ کی گھن گرج نے علاقے کی آبادی کو کافی بے قرار کئے رکھا تاہم کسی طرح کا ناخوشگوار واقعہ ہمارے یہاں پیش نہیں آیا۔ البتہ جس دن ہمیں اس امر کی خبر ہوئی کہ درویشانِ قادیان کو مقاماتِ مقدسہ خالی کر دینے کے لئے کہا گیا ہے تو بستی کے کسی گھر میں آگ نہیں جلی۔ بڑے بوڑھوں سے لیکر چھوٹے بچوں تک سبھی گہرے رنج وغم میں ڈوب گئے۔ بستی کے سارے مرد مسجد میں جمع ہوئے اور نہایت درجہ آہ و زاری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا رہے کہ خداوندا! ہمارے محبوب مرکز کو ہر طرح سلامت رکھ اور مقاماتِ مقدسہ کے محافظوں کا خود حافظ و ناصر بن جا۔ شعائر اللہ کی خدمت وحفاظت کے جس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں ان سرفروشوں نے گزشتہ ۲۴ سال گزارے ہیں۔ اس نازک مرحلہ پر ان کی اس بے لوث خدمت کی لاج رکھ لے۔

ہر قسم کے تصنّع سے پاک سیدھے سادھے کشمیری بھائی محمد صدیق نے اپنی بے ساختہ گفتگو میں اپنی خورد سالہ بچّی کا بھی ذکر کیا۔ جس کے دل میں ۶۸ء میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالےٰ کے دورۂ کشمیر کے وقت محترم صاحبزادہ صاحب کی زیارت و ملاقات نے مقدس خاندان اور قادیان سے غیر معمولی اُلفت و محبت پیدا کر دی تھی۔ محمد صدیق نے بھرائی آواز میں بچّی کی قلبی کیفیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ درویشان کے متعلق بستی کے بڑوں سے فکر انگیز بات سُن کر دوسرے افراد کی طرح اس ننھی بچّی کا ننھا اور معصوم دِل بھی بھر آیا۔ اور بے قراری کے عالم میں نہ جانے کتنی بار مجھے مخاطب کرکے کہا ——"ابّا! قادیان میں تو حضرت میاں صاحب کا اپنا گھر ہے۔ پھر انہیں اُن کے اپنے گھر سے کیوں نکالا جا رہا ہے؟ ابّا! مَیں بھی وہیں جاؤں گی جہاں میاں صاحب کو جانا ہوگا——!!"

یہ تو ایک معصوم بچّی کے معصوم خیالات کی وہ جھلک ہے جو اُس کے اَن پڑھ باپ کی زبانی ہم تک پہنچی۔ ہمیں یقین ہے کہ ملک کے کونے کونے میں جہاں جہاں بھی درویشانِ قادیان پر آرہی اس آزمائش کی خبر پہنچی سب خورد وکلاں کے دِلوں کی کیفیت اس سے چنداں مختلف نہ ہوگی۔ اس غمناک خبر نے نہ جانے کتنے دلوں کو بے قرار کیا ہوگا۔ ان کی بے قراری مرکز سے سچّی محبّت اور دلی عقیدت کا نتیجہ ہے۔ بلاشبہ یہ تعداد سینکڑوں نہیں ہزاروں بلکہ لاکھوں تک جا پہنچتی ہے۔ اس لئے کہ ہر احمدی کے دل میں خواہ وہ بچّہ ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت قادیان کے مقاماتِ مقدسہ اور بابرکت ایریا میں بسنے والے درویشوں سے ایسی ہی حقیقی محبّت اور عقیدتمندی کے دریا موجزن ہیں۔ وہ ان مقدس مقامات اور اس کے مکینوں کے بارہ میں ایسی کوئی خبر بھی سُننا گوارا نہیں کرسکتے، جو انہیں ایکدوسرے سے جُدا کر دے۔ وہ جانتے ہیں کہ قادیان کے درویش، قادیان کے مقاماتِ مقدسہ کی خدمت و حفاظت کے سلسلہ میں گویا ساری دنیا میں پھیلے ہوئے لاکھوں لاکھ احمدیوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور ان کی گزشتہ ۲۴ سالہ درویشانہ زندگی اس امر پر شاہدِ ناطق ہے۔ کہ یہ لوگ ہر قسم کے آرام و آسائش اور دنیوی منافع کو یکسر بھلا کر مستقبل سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف شعائرُ اللہ کی آبادی اور خدمت کے لئے دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ وہ ملکی قوانین کے پورے پابند اور وفادار معزز شہری ہیں۔ ان کے بارے میں آج تک کسی وقت بھی کوئی ایسی بات ثابت نہیں ہوسکی جو ملکی قانون کے منافی ہو۔ یا ان کی وفاداری کو داغدار کرنے والی ہو۔ پھر ایسے مثالی درویش صفت، درویش نام کی جماعت کو اس کے محبوب مقامات سے جدا کرنا ایسا ہی ہے جیسے مچھلی کو پانی سے نکال باہر کیا جائے ——!!

الغرض اسی بے قراری کی کیفیت میں رشی نگر کی ۱۵۰ افراد پر مشتمل بستی نے جو ساری کی ساری احمدی احباب کی ہے، تمام رات دعاؤں میں گزار دی۔ خدا نے اُن کی درد بھری دعاؤں کو سُنا۔ اگلے روز جب انہیں اس امر کی اطلاع مل گئی کہ درویشان کا مقاماتِ مقدسہ سے منتقلی کی بات ختم کر دی گئی ہے تو سب احمدیوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہوئے کہ اس نے آزمائش کی اس گھڑی میں اُن کی دُعاؤں کو قبول کرتے ہوئے رنج وغم کو اپنے فضل سے یکسر دور کر دیا ——!!

رشی نگر (کشمیر) کے احمدیوں کی قادیان اور درویشانِ قادیان سے سچّی محبّت و عقیدت کی جو کیفیت ابھی آپ نے سُنی درحقیقت یہ اُسی جڑ کی ایک شاخ کا شیریں ثمر ہے جس کی دوسری شاخیں بھی ایسے ہی لذیذ ثمرات سے لدی پڑی ہیں اور ایسی بے نظیر مثالیں عہدِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں بکثرت مشاہدہ کی گئیں۔ منجملہ ایسے ہی بے نظیر واقعات کے "بِئرِ مَعُوْنَہ" میں شہید ہونے والے ستّر قُرّاء میں سے دو زندہ بچ جانے والوں میں سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا شاندار واقعہ ہے جنہیں کفار نے اسیر کرکے صفوان بن اُمیّہ کے پاس فروخت کر دیا۔ اور صفوان نے اپنے باپ کا قاتل سمجھ کر اس غرض سے خریدا کہ زیدؓ کو شہید کرکے اپنے جذبۂ انتقام کو فرو کرلے گا۔

کہا جاتا ہے کہ جب زیدؓ کو شہید کرنے کے لئے مقتل میں لے جایا گیا، اور عین اس وقت جب وہ موت سے ہم آغوش ہونے کے لئے تیار کھڑے تھے، ایک شخص نے کہا: "تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اس وقت تمہاری جگہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے قبضہ میں ہوں اور تم اپنے گھر میں آرام سے بیوی بچوں میں بیٹھے ہو تو تمہیں یہ بات پسند ہے یا نہیں؟ حضرت زیدؓ نے نہایت لاپروائی کے ساتھ جواب دیا:-

"تم یہ کہہ رہے ہو! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نعوذ باللہ ظالموں کے پنجہ میں اسیر ہو کر مقتل میں کھڑا ہونا تو درکنار خدا کی قسم! مَیں تو یہ بھی گوارا نہیں کر سکتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے اور مَیں گھر میں بیٹھا ہوں۔"

اللہ اللہ! یہ ہے سچّی محبّت اور اس کا حقیقی بیان اور اظہار ——!! یقیناً اسی نوع کی سچّی محبت وعقیدت کا باعث وہ ناقابلِ انکار قلبی تعلق ہے جو مرکزِ سلسلہ قادیان سے کوسوں دُور بسنے والے اہالیانِ رشی نگر کو مقاماتِ مقدسہ قادیان اور اس کے مکینوں سے ہے۔ اور وہ بھی کسی دنیوی رشتہ کی بناء پر نہیں بلکہ صرف اور صرف روحانی رشتہ کے سبب جو اس زمانہ کے مامور اور مُرسل حضرت امام مہدی علیہ السّلام کی پاک جماعت میں شامل ہونے کے نتیجہ میں قائم ہوا۔ اور اُمّت کے اوّلین و آخرین کے دونوں زمروں میں (باقی صلا پر)

خطبہ جمعہ

ہماری بقا، ترقی اور کامیابی کا انحصار تدابیر پر نہیں بلکہ دُعا اور محض دُعا پر ہے

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہر آن اپنے ربّ کے حضور دعا کرتے رہیں —!!

الٰہی اس مقصد کے حصول کے سامان جلد پیدا فرما جس کے لئے تُو نے ہماری جماعت کو قائم فرمایا ہے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم اپریل ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں اپنے دوستوں کو پھر اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری بقا، ہماری ترقی اور

ہماری کامیابی کا انحصار

تدابیر پر نہیں بلکہ دعا اور محض دُعا پر ہے عقل بھی اس نتیجہ پر پہنچتی ہے اور قرآن کریم کی تعلیم بھی ہمیں یہی سبق دیتی ہے۔

عقلاً یہ بات اس طرح ہے کہ اس وقت ساری دنیا کی آبادی قریباً تین ارب کی ہے۔ اس میں بڑے آباد ملک بھی ہیں۔ مثلاً روس ہے، چین ہے، امریکہ ہے، انگلستان ہے اور یورپ کے دوسرے ممالک ہیں اور ان میں بسنے والی اقوام میں بڑی کثرت سے پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں۔ اور کچھ ایسی اقوام بھی ہیں جن میں پڑھے لکھے افراد کی نسبت اپنی آبادی کے لحاظ سے کم ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجموعی طور پر تیس فی صدی آبادی کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ کچھ پڑھ سکتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ نوّے کروڑ انسان لکھنا پڑھنا جانتے ہیں اگر ہم اُن میں سے

ہر ایک انسان کے ہاتھ میں یہ پیغام

پہنچانا چاہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق امتِ محمدیہ میں اپنے مسیح اور مہدی کو مبعوث فرمایا ہے۔ آؤ اور اس کی طرف سے پیش کردہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس کے سامنے جھکو اور اس جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوعِ انسان کے لئے اس کے ذریعہ آج گاڑا ہے۔ تا تم اپنی اس زندگی میں بھی کامیاب ہو اور اُخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کو پاسکو۔

تو صرف یہی پیغام پہنچانے کے لئے ہمیں ایک دفعہ ۹۰ کروڑ آدمیوں کے لئے ایک ورقہ اشتہار دینا پڑے گا۔ اور اس مختصر اشتہار پرنٹس کی تعداد ۹۰ کروڑ ہوگی کتابت و طباعت اور کاغذ کے خرچ کے علاوہ صرف پوسٹیج کے لئے (یعنی اس کی ترسیل کے لئے) جو ٹکٹ لگیں گے ہیں ان کے لئے چھ کروڑ تیس لاکھ روپے کی ضرورت ہوگی۔

اس کا مطلب یہ ہے

کہ ان اشتہارات کو ڈاک کے ذریعہ بھیجنے کے لئے چھ کروڑ تیس لاکھ روپیہ ہو تب جاکر کہیں ہم اس بات میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ ہر انسان کے ہاتھ میں صرف یہ پیغام پہنچا دیں کہ خدا تعالیٰ کا ایک مامور مبعوث ہو چکا ہے۔ تم دین کی فلاح اور حسنات کے حصول کے لئے اس کی آواز پر کان دھرو۔ ظاہر ہے کہ اتنے ذرائع ہمیں میسّر نہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس کام کے لئے ہمیں اس رقم کی ہی ضرورت نہیں بلکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی دقتیں ہیں، جو اس مقصد کے حصول کی راہ میں حائل ہیں۔ مثلاً دنیا کا ایک حصّہ ایسا بھی ہے جو ہماری بات سُننے کے لئے تیار نہیں بلکہ جب اسے بات سنائی جائے تو وہ ہماری بات سننے کی بجائے ہمیں گالیاں دینے پر اُتر آتا ہے۔ پھر

دُنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصّہ

ایسا بھی ہے جو ظاہری اخلاق کا مظاہرہ کرکے ہماری بات تو سُن لیتا ہے لیکن اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کی بات سُن لیں۔ انہیں بات کرنے سے منع نہ کریں لیکن ہمیں اس بات کی بھی ضرورت نہیں کہ پُوری توجہ سے ان کی بات سُنیں۔ پھر جو لوگ ہماری بات کو سُنتے ہیں اور توجہ سے بھی سُنتے ہیں اُن میں سے بھی بڑے حصّہ کے دِلوں کی کھڑکیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی

صداقت کے قبول کرنے

کے لئے اُن کی شامتِ اعمال کی وجہ سے کھلتی نہیں۔ غرض ہماری راہ میں بڑی مشکلات ہیں۔ اگر ہم محض اپنی تدابیر پر بھروسہ کریں تو ہماری ناکامی یقینی ہے۔ اس لئے ہماری عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ کامیابی کے جو وعدے اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو دئے ہیں وہ محض ہماری تدابیر کی بناء پر اور محض ہماری کوشش کے نتیجہ میں پُورے نہیں ہو سکتے۔ ہمیں اس کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے۔ جس کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہیئے۔ پس

عقل بھی ہمیں یہی بتاتی ہے

کہ تدبیر پر بھروسہ رکھنا ہرگز درست نہیں۔ عقل کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں جو تعلیم دی ہے اس میں کامیابی کے حصول کے لئے محض تدبیر کافی نہیں۔

الٰہی سلسلے دُعا کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں کرسکتے

چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۂ فرقان کے آخر میں فرماتا ہے

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ؏

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسُول تو کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے، اگر تمہاری طرف سے دُعا نہ ہو۔ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ۔ لغت میں ہے دَعَاهُ اس نے اس کو پکارا۔ رَاغِبَ اِلَيْهِ اس کی طرف رغبت کی۔ اِسْتَعَانَهُ اس سے مدد چاہی۔ ان معنوں کی رُو سے اس حصّہ آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ جب تک تم اللہ تعالیٰ کو اپنا مطلوب اپنا مقصود اور اپنا محبوب بناکر اس سے امداد حاصل کرنے کے لئے اور اس کی نصرت چاہنے کے لئے اُسے نہیں پکارو گے تو مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ اُسے تمہاری کیا پرواہ ہوگی۔ وہ

يَعْبَؤُا کے مفہوم کے مطابق

تم سے سلوک نہیں کرے گا۔ یعبأ۔ يَعْبَؤُا کے لغت میں یہ معنے ہیں کہ

ما عبأت بہ ای لم ابال بہ و اَصلُہٗ مِنَ العَبْأ ای الثقل کانّہٗ قال ما اری لہٗ وَزْنًا۔ قال تعالیٰ قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاؤکم وقیل من عبأت ... عبّأتہٗ فیہ ما یبقیکم لولا دعاؤکم وقیل عبیت الجیش وعبأتُہٗ هَیّأتُہٗ وعبیّة الجاهلیة ممّا هی مُدّخَرَةٌ فی انفسہم من حَمِیَّتِہِمُ المذکورة فی قولہ اذ جعل الّذین کفروا فی قلوبہم الحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الجاهلیّة۔

اِن معانی کی رُو سے اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عَبْأ کے مفہوم والا سلوک تم سے کرے گا۔ سوائے اس کے کہ تمہاری دعا اس کے جودِ حسن و احسان کو جذب کرے اب

يَعْبَؤُا کے چار معنی بنتے ہیں

اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب تک تم میرے حضور عاجزی اور انکسار کے ساتھ نہیں جھکو گے اور مجھ سے مدد طلب نہیں کرو گے۔ اور میری

قوتِ کاملہ پر بھروسہ

نہیں کرو گے اور یہ یقین پیدا نہیں کرو گے کہ تم میرے فضل کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس وقت تک میری نظر میں تمہاری کوئی قدر و منزلت نہیں ہو گی اور تمہارے اعمال میری نظر میں کوئی وزن نہیں رکھیں گے۔

یَعْبَؤُ کے دوسرے معنوں کے مطابق اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ جب تک تم دعا سے کام نہیں لوگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بقا کے سامان نہیں کرے گا۔ مَا یُعْبَؤُبِکُمْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ یعنی عاجزانہ دعاؤں کے بغیر تمہارے لئے قیومیتِ باری کے جلوے ظاہر نہیں ہوں گے۔

تیسرے معنوں کے رُو سے۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُ بِکُمْ رَبِّیْ کی تفسیر ہو گی کہ تمہیں جان لینا چاہیئے کہ تمہاری تیاریاں اس وقت تک تمہیں کامیابی کا منہ نہیں دکھا سکیں گی جب تک کہ

آسمان سے ملائکہ کی فوج

کا نزول نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے اذن اور حکم سے آسمان سے فرشتے اتریں اور تمہاری مدد کریں تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم دعا کے ذریعہ میری اس نعمت کو حاصل کرو۔ کیونکہ عُبِّیَتُ الْجَیْشُ کے معنے ہیں ھَیَّأْتُہٗ یعنے لشکر کو پورے ساز و سامان کے ساتھ تیار کر دیا اور اسے حکم دیا کہ جس مقصد کے لئے اسے تیار کیا گیا ہے اس کے حصول کے لئے بڑھے۔

چوتھے حمیت کے معنوں کی رُو سے اس آیت کا یہ مفہوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے غیرت نہیں رکھے گا۔ اور غیرت نہیں دکھائے گا جب تک کہ تم دعاؤں کے ذریعہ سے اس کی غیرت کو تلاش نہ کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے ؎

غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محلِ سزا ہوئے

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس غیرت کے پردہ کو صرف

دُعا ہی چاک کر سکتی ہے

اگر تم دعاؤں کے ذریعہ اور میری محبت کے واسطہ سے میری مدد اور نصرت کے متلاشی ہوگے تو میں ایسے سامان پیدا کر دوں گا کہ ہمارے درمیان کوئی غیریت باقی نہیں رہے گی۔ تب میری غیرت تمہارے لئے جوش میں آئے گی۔ اور تم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکو گے۔

غرض اس مختصر سی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑے وسیع مضامین بیان کئے ہیں۔ جن کا اختصار کے ساتھ میں نے ذکر کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَقَدْ کَذَّبْتُمْ۔ یعنی تم لوگ دعا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور

اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیّک

کہتے ہوئے اس جماعت میں شامل نہیں ہوتے جو صبح و شام دعاؤں میں مشغول رہنے والی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس بات کو جھٹلا رہے ہو کہ دُعا کے بغیر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں نہ اعمال کا کوئی وزن ہے اور نہ کسی قوم یا کسی انسان کی قدر و منزلت ہے تم اس نمبر۲ بات سے بھی انکاری ہو کہ تمہاری مدد کے لئے خدائے قیوم کے حکم، منشا اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ تم اس۳ بات کو بھی جھٹلا رہے ہو کہ انسان کامیابی صرف اسی صورت میں حاصل کر سکتا ہے جب اس کے

مقصد کے حصُول کیلئے

آسمان سے ملائکہ کی افواج نازل ہوں۔ اور وہ بنی نوعِ انسان کے دلوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کر دیں۔ تم اس۴ بات کو بھی جھٹلا رہے ہو کہ جب تک تم میں اور خدا تعالیٰ میں غیریت قائم رہے گی خدا تعالیٰ کی مدد نازل نہیں ہوگی۔

فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا۔ چونکہ تم ان صداقتوں کو جھٹلا رہے ہو اس لئے تمہاری اس تکذیب اور انکار کے نتائج تمہارے ساتھ اور تمہاری نسلوں کے ساتھ ثابت اور دائم رہیں گے۔ یعنی تمہیں اور تمہاری نسلوں کو اس کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا جب تک کہ تم اپنی اصلاح نہ کر لو۔

لِزَامٌ کے ایک معنے موت کے بھی ہیں۔ ان معنوں کی رُو سے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ چونکہ تم اس بنیادی صداقت کو جھٹلاتے ہو اس لئے یاد رکھو فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا کہ جلد ہی تمہیں ہلاکت اور موت کا مُنہ دیکھنا پڑے گا۔ پھر لِزَامٌ کے معنے اَلْفَصْلُ فِی الْقَضِیَّۃِ کے بھی ہیں ان معنوں کی رُو سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دنیا میں اس وقت دو۲ گروہ پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ الٰہی سلسلہ کی طرف منسوب ہونے والا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشا اور ارادہ یہ ہے کہ وہ ساری دنیا پر اسلام کو غالب کرے جو یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قرب کے حصُول کے لئے اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے اور اسلام کی اس تعلیم کو جاننے،

اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، دلوں میں پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لایا جاوے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام باوجود تدابیر کی کمی کے، باوجود ذرائع اور وسائل کے فقدان کے دُنیا پر غالب آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے ماتحت ہی غالب ہوگا

دوسرا گروہ وہ ہے جو یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ پہلے گروہ کے تمام دعاوی بیہودہ اور غلط ہیں۔ اس گروہ کا ایک حصہ تو یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا وجود ہی نہیں اور سارے مذاہب ہی جھوٹے ہیں اور مذہب کے نام پر کئے جانے والے جتنے دعاوی ہیں ہم کسی کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ پھر

ایک گروہ اس جماعت کا وہ ہے

جو کہتا ہے کہ خدا ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ خدا دنیا کی اصلاح کے لئے اپنے انبیاء مبعوث فرماتا رہا ہے لیکن وہ یہ نہیں مانتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور افضل الانبیاء ہیں۔ اور شریعت اور ہدایت آپؐ کے ذریعہ بنی نوعِ انسان کو دی گئی ہے۔ وہ بنی نوعِ انسان کی قیامت تک کی تمام الجھنوں کو سلجھانے کے لئے کافی ہے۔ اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ پھر اس گروہ کا ایک حصّہ وہ ہے جو اپنی زبان سے تو کہتا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے لیکن اپنی کسی باطنی یا ظاہری غفلت کے نتیجہ میں وہ یہ نہیں سمجھ سکتا یا سمجھ نہیں رہا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اس مقصد اور غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ تمام اکنافِ عالم اور تمام اقوامِ عالم میں اسلام کو پھیلایا جائے۔ حتیّٰ کہ تمام ادیانِ باطلہ پر اسلام کا غلبہ ہو جائے۔ غرض یہ دو گروہ ہیں اُن کے درمیان ایک قضیہ (جھگڑا) ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَسَوْفَ یَکُوْنُ
لِزَامًا

اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرنے والا ہے

کہ جماعتِ احمدیہ کا موقف ہی صحیح اور درست ہے اور یہ کہ یہ چھوٹی سی کمزور اور حقیر سمجھی جانے والی جماعت اموال نہ ہونے کے باوجود، ذرائع و وسائل مہیا نہ ہونے کے باوجود اور دنیا میں کسی اقتدار اور وجاہت کے نہ ہونے کے باوجود صرف اس لئے کامیاب ہوگی کہ وہ اپنے ربّ کریم کی طرف جھکنے والی ہے۔ اور ہر وقت دعاؤں میں مشغول رہنے والی ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا۔ میرا یہ فیصلہ ہے اور یہ فیصلہ عنقریب ہی وقت آنے پر تمہارے سامنے ظاہر ہو جائیگا۔

اور جب یہ حقیقت ہے کہ اگر دُنیا کی ساری دولت بھی ہمارے پاس ہوتی۔ دُنیا کے سارے اموال بھی ہمارے پاس ہوتے۔ دنیا کے اقتدار کے بھی ہم مالک ہوتے۔ دنیا کی ساری عزّتیں اور وجاہتیں بھی ہمارے قدموں میں ہوتیں تب بھی ہم کسی تدبیر کے نتیجہ میں فلاح اور کامیابی کا مُنہ نہ دیکھ سکتے تھے جب تک کہ ہم عاجزی اور انکسار کے ساتھ اپنے ربّ کی طرف جھکنے والے نہ ہوتے۔ اس کو اپنا مطلوب و مقصود اور محبوب نہ بناتے اور اس سے مدد اور نصرت کے طالب نہ ہوتے۔ اور اس بات پر پختہ یقین نہ رکھتے کہ کامیابی محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کے نتیجہ میں نصیب ہو سکتی ہے ہماری تدبیر اور ہمارے اعمال کے نتیجہ میں نہیں۔ پس جب یہ حقیقت ہے، تو

ہمارے لئے یہ ضروری ہے

کہ ہر وقت اور ہر آن اپنے ربّ کے حضور دعائیں کرتے رہیں کہ اے خدا تو نے ہمیں تدبیر میسّر نہیں کی لیکن تُو نے ہمیں گداز دل عطا کئے ہیں۔ ہمیں منکسر مزاج دئے ہیں۔ ہم تیرے حضور جھکتے ہیں تو ہم پر فضل کر۔ تو ہم پر رحمت کی نظر کر۔ اور اس مقصد کے حصُول کے سامان جلد پیدا کر دے۔ جس مقصد کے لئے تُو نے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے تو ہمیں کامیابی عطا فرما اور پھر اے خدا تو ہم پر ایسا فضل کر کہ آسمان سے فرشتوں کی افواج نازل ہوں۔ اور بنی نوعِ انسان کے دلوں پر ان کا تصرف ہو جائے حتیّٰ کہ وہ اُن دلوں کو تبدیل کر دیں۔ تا تیرا جلال اور کبریائی، تیری عظمت اور تیری توحید دلوں میں پیدا ہو جائے اور وہ جو آج تیرے خلاف باغیانہ خیال رکھتے ہیں وہ تیرے مطیع بندے بن جائیں۔

اور اے خدا جیسا کہ تیرا وعدہ ہے غلبۂ اسلام کے دن ہمیں جلد دکھا تا ہم تمام اکنافِ عالم میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا سننے لگیں اور تمام بنی نوعِ انسان اپنے محسنِ حقیقی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے لگیں۔ خدا کرے کہ اس کے سامان جلد پیدا ہو جائیں ؟

ایک قیامتِ صغریٰ ـــــ جو ٹل گئی!!

از مکرم چوہدری فیض ... صاحب گجراتی قائمقام ناظر بیت المال (آمد) قادیان

کیا آپ نے کبھی کسی ایسی بوڑھی ماں کی دردناک آہوں اور دلدوز سسکیوں کو سنا ہے جب وہ اپنے بڑھاپے کے واحد سہارے اکلوتے جوان بیٹے کی اچانک وفات پر اس کی نعش کے سرہانے نیم جان بیٹھی اپنے تاریک اور غیر یقینی مستقبل پر نالہ و بکا کر رہی ہو؟

کیا آپ نے کبھی کسی ایسے معمّر غریب باپ کو خمیدہ کمر کے ساتھ، لاٹھی ٹیکتے ہوئے جھریوں بھرے چہرے پر آنسوؤں کی لڑیاں لئے کمرۂ عدالت سے گرتے پڑتے باہر نکلتے دیکھا ہے جس کے اکلوتے لختِ جگر کو کسی ناجائز اور جھوٹے مقدمہ میں پھانسی کی سزا چند لمحے قبل جج نے سنائی ہو؟

کیا آپ کو کبھی ساحلِ سمندر سے سینکڑوں میل دور تقدیر کے مارے کسی ڈوبتے ہوئے بحری جہاز کے عرشے پر بدنصیب مسافروں کی دلدوز چیخوں، اور سمندری عفریتوں کا شکار ہونے والے بدقسمتوں کے نالہ و شیون کو سننے کا اتفاق ہوا ہے؟

کیا آپ نے کبھی ایسے مرغِ بسمل کو دیکھا ہے جسے کسی سنگدل نے کند چھری سے ذبح کر کے تڑپنے کے لئے زمین پر چھوڑ دیا ہو؟

لیکن میں اس وقت اپنے قلم سے ہی سوال کر رہا ہوں کہ تو نے جو مثالیں تحریر کی ہیں یہ اور ایسی ہی ہزاروں مثالیں کیا اس المناک ابتلاء کی صحیح ترجمانی کر سکیں گی جو قادیان کے بے بس درویشوں کے سروں پر ایک قیامتِ صغریٰ بن کر نازل ہوا اور محلہ احمدیہ کی بیگناہ اور بے بس آبادی چند روز تک درد و الم کے متواج سمندر میں ڈوبی رہی ــــ؟ اور میرا قلم مجھ سے کہہ رہا ہے کہ بیشک یہ مثالیں اس واقعہ پر صادق نہیں آ سکتیں لیکن تو مجھے اپنے خونِ دل میں ڈبو کر اس واقعہ کو الفاظ کے قالب میں ڈھال کر صفحۂ قرطاس پر بکھیر تو دے! دنیا کے دوسرے لوگ اسے تسلیم کریں یا نہ کریں لیکن تاریخِ احمدیت میں جب کبھی کسی المناکی کو بیان کرنے کی ضرورت ہو گی درویشوں کو پیش آنے والے اسی واقعہ کی مثال دی جایا کرے گی۔

۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کے اس دن کو تاریخِ احمدیت کبھی فراموش نہ کر سکے گی جب بھارت اور پاکستان کی مشرقی اور مغربی سرحدوں پر موت کا منہ اور توپوں کے دہانے کھلتے ہوئے تھے اور جنگ کے سیاہ بادلوں نے دونوں ملکوں کی فضاؤں کو تاریک اور آبادیوں کو ویرانوں میں تبدیل کرنے کا تہیہ کر رکھا تھا کہ اچانک غیر متوقع طور پر پولیس کے ایک ذمہ دار افسر نے قادیان آ کر نظارت امورِ عامہ کو یہ روح فرسا اور تڑپا دینے والی اطلاع دی کہ ہماری یہ تجویز ہے کہ ساری احمدی آبادی کو محلہ احمدیہ سے نکال کر کسی کیمپ میں پہنچا دیا جائے کیونکہ حالات کا تقاضا یہی ہے۔ اور یہاں تک کہہ دیا کہ اپنے آدمیوں کو بتا دیا جائے کہ اپنا ضروری مگر نہایت مختصر سامان تیار رکھیں! اس تشویشناک خبر کے پہنچانے میں اس بیچارے پولیس افسر کا بھی کیا قصور۔ یقیناً اسے کسی بالا اتھارٹی نے یہ حکم دیا ہوگا۔

سوکھے سرکنڈوں میں لگی ہوئی آگ کی طرح یہ خبر سارے محلہ احمدیہ میں آناً فاناً پھیل گئی۔ اور پورا محلہ غم و اندوہ کی انتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گیا تصوّرات کے سامنے ہزاروں اندیشے پھنکارتے ہوئے سانپوں کی طرح لہرانے لگے۔ دنیا ایسے موقعوں پر گھر بار اور اثاثے چھن جانے کے غموں سے نڈھال ہوتی ہے لیکن ہم غریب درویشوں کا نہ گھر بار نہ اثاثہ۔ اور اگر ہوتا بھی تو اس کا غم نہ ہوتا۔ ہمارے غم کی نوعیت تو بالکل ہی دوسری تھی۔ ساری دنیا جانتی ہے اور ہماری حکومت اور حکومت کے افسران بھی خوب جانتے ہیں کہ قادیان میں درویشوں کے قیام کی واحد غرض دار المسیح کی آبادی۔ مرکزی مساجد میں عبادت اور شعائر اللہ یعنی مقاماتِ مقدسہ کی نگرانی ہے۔ اس کے لئے کوئی ثبوت مہیّا کرنے کی ضرورت ہی نہیں کہ یہ غرض محض مذہبی اور روحانی ہے۔ دنیوی مفادات تو درویشوں نے اسی روز تج دئے تھے جب انہوں نے تقسیم ملک کے بعد اپنی رضا و رغبت سے محض خدمتِ دین کا جذبہ دلوں میں بسائے تمام دنیوی رشتوں اور آسائشوں کو یکسر خیر باد کہہ کر قادیان میں رہائش اختیار کی تھی اور زبانِ حال سے دنیا سے یہ کہہ دیا تھا کہ ؎

مضطرب ہیں آپ لیے آستانوں کے لئے
ڈھونڈئیے ہم کو ہمارا آشیاں کوئی نہیں

اور خدا شاہد ہے کہ تن کے کپڑوں، خدمتِ دین کے جذبوں، اور مقدس مقامات میں رہائش کی ولولہ انگیز مسرتوں کے سوا ہماری نہ کوئی جائداد تھی نہ دنیوی خواہش۔ ہم سب بالغ تھے اور ہم اپنے دنیوی نفع و نقصان کو بھی سمجھتے تھے۔ ہم جانتے تھے کہ ہم اپنے تمام رشتہ داروں، اپنے ماں باپ، اپنے بہن بھائیوں، اپنے بچوں اور تمام عزیزوں سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہے ہیں۔ ہم جانتے تھے کہ دنیوی مال و متاع سے ہم قطعی محروم ہو رہے ہیں اور ہم جانتے تھے کہ دنیوی اعتبار سے ہمارا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ ہم یہ سب کچھ جانتے تھے۔ ہم کسی کے جگر گوشے تھے ہم کسی کی آنکھوں کے تارے تھے۔ ہمارے اپنے لختہائے جگر ہجرت کر کے جا چکے تھے ہمارے والدین، مائیں بہنیں، بیویاں اور دوسرے عزیز ہم سے جدا ہو چکے تھے اور اُس وقت کے حالات کے پیشِ نظر ہمیں بخوبی احساس تھا کہ ہمیں عمر بھر کے لئے ان تمام دنیوی رشتوں سے محروم ہونا ہوگا۔

لیکن دنیا دار کیا جانیں کہ یہ تمام خسارے برداشت کر کے مقدس مقامات قادیان کو آباد رکھنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ خالص روحانی سودا کرتے وقت اس ساری محرومی نے ہمارے دلوں میں کس قدر سکینت اور وارفتگی پیدا کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی محبت بھری گود میں بیٹھنے کے لئے اس خود سپردگی میں کتنی روحانی لذّت تھی۔ دنیوی سامانوں اور رشتوں کو کھو کر ہم نے کتنی بڑی روحانی دولت پائی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی حقیر جانوں کا سودا کر کے خدا کی قسم ہم کتنے خوش تھے ـــــ خوش رہے ـــــ اور خوش ہیں۔ گزشتہ چوتھائی صدی کے طویل عرصہ میں ہمیں کس قدر صدموں سے دوچار ہونا پڑا۔ ہم میں سے کسی کا باپ فوت ہو گیا کسی کی ماں عدم کو سدھار گئی۔ کسی کی بہن لقمۂ اجل بن گئی۔ کسی کا بھائی فنا کی گود میں چلا گیا۔ کسی کا لختِ جگر موت سے ہمکنار ہو گیا اور مرتے وقت ہم ان کے منہ بھی نہ دیکھ سکے یہ قربانیاں تو ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس مقدس مقام پر ـــــ دار المسیح اور اس کے قرب و جوار میں رہنے بسنے کی جو سعادت حاصل ہے اس کے مقابلہ میں یہ تمام قربانیاں قطعاً ہیچ اور ناقابلِ ذکر ہیں۔ ذرا ان کے دلوں سے پوچھئے جن سے قادیان چھن گیا۔ ان کے زخمی قلوب سے دریافت کیجئے جنہیں اس مقدس اور پیاری بستی سے مہجوری کا تلخ گھونٹ حلق سے اتارنا پڑا۔ ان کی تڑپتی ہوئی آرزوؤں سے پوچھئے جو دار المسیح کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے مضطرب اور مغموم ہیں ـــــ کاش! ـــــ مجھے وہ اسلوبِ بیان میسّر آ جائے جس سے میں قادیان ـــــ دار المسیح مسجد مبارک ـــــ مسجد اقصیٰ ـــــ اور بہشتی مقبرہ کے اندر اور مضافات میں رہائش اختیار کرنے کی سعادت کا صحیح نقشہ کھینچ سکوں ـــــ اے کاش! مجھے وہ الفاظ مل جائیں جن سے میں اس لذّتِ روحانی کی حقیقی ترجمانی کر سکوں جو تمام دنیوی رشتوں اور آسائشوں سے محرومی اختیار کرنے کے بعد دار المسیح کے کسی کونے میں جگہ پا لینے سے ایک احمدی یا ایک درویش کو میسّر ہو سکتی ہے اور کاش! ـــــ مجھے وہ قوتِ بیان اور طرزِ نگارش مل سکے جسے میں استعمال کر کے ایک روحانی اندھے کو بتا سکوں کہ جو علویت اور اعزاز اور افتخار امام الزمان کے در پر دھونی رمانے میں ہے وہ عالیشان محلوں میں کہیں نہیں۔ کہیں نہیں خدا کی قسم کہیں نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ درویشی اور فقر کی لذّت سے آشنا درویشوں نے جب یہ روح فرسا خبر سنی کہ انہوں نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دار المسیح کے جس مقدس ایریا میں رہائش اختیار کرنے کے لئے اپنے مالوں رشتہ داروں اور جانوں کی حقیر قربانیاں پیش کی تھیں اس کے چھن جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ایک صورِ اسرافیل پھونکا جا چکا ہے اور محلہ احمدیہ میں ایک قیامتِ صغریٰ برپا ہو گئی ہے۔ ہر درویش دوسرے درویش سے سوال کرنے لگا کہ کیا واقعی ہماری اپنی حکومت کا یہ حکم ہے؟ کیا واقعی ہم اپنے ہی وطن میں بے وطن ہو جائیں گے؟ ہر بوڑھے کے مضمحل ہونٹوں پر یہی سوال تڑپ رہا تھا۔ ہر بچے کے چہرے پر معصوم مسکراہٹوں کی جگہ غمناک اندیشوں نے تسلط جما لیا تھا۔ بہت سے سوالات تھے۔ بیشمار اندیشے تھے۔ لاتعداد وسوسے تھے جن سب کا عنوان یہی تھا کہ کیا واقعی دار المسیح ـــــ مسجد مبارک ـــــ مسجد اقصیٰ ـــــ اور بہشتی مقبرہ کے مقدس مقامات سے ہمیں جبراً جدا کیا جا رہا ہے۔ عشق کہتا تھا کہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم ان مقدس مقامات کو اپنے سروں پر اٹھا کر ساتھ لے چلیں تاکہ منارۃ المسیح پر موذن کی آواز غیر منقطع طور پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان کرتی رہے ـــــ تاکہ مسجد مبارک، خدا کے ایک اولوالعزم نبی کی مبارک مسجد میں پرستارانِ توحید کے سجدے جاری رہیں ـــــ تاکہ خطبہ الہامیہ کے نزول والی مسجد اقصیٰ، منارۃ المسیح والی مسجد اقصیٰ میں جمعوں اور نمازوں کا التزام قائم رہے

ہاں! ذہنی التزام جو ۱۹۴۷ء کے پُرآشوب اور انتہائی خطرناک ایام میں بھی منقطع نہ ہُوا تھا۔ جانوں کے اندیشے تو خارج از بحث تھے کیونکہ جانوں کے اندیشوں کا درویشوں کے دلوں میں کیا کام! — مالوں اور اثاثوں کے اندیشوں کا ذکر ہی کیا کیونکہ مال اور درویش تو پہلے ہی دو متضاد چیزیں ہیں — بیویاں اور بچے؟ ہزار بار قربان۔ آخر ان کا مقام حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیل سے تو بلند نہیں!

زخم خوردہ خیالات کے دھارے اضطرار کی تیز آنچ پر رُخ بدلتے رہے۔ سوچوں کے انداز کبابِ سیخ کی طرح تڑپ تڑپ کر خطر کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر پہلو بدلتے رہے۔ جان مال عزت بچے — اے ہمارے رحیم و کریم آقا! تیرے پیارے رُخِ انور کی خاطر سب کچھ قربان ہے اور پچیس ۲۵ سال سے قربان ہے ہم اُف نہیں کریں گے۔ یہ سب ہم سے لے لے۔ لیکن اے ہمارے آسمانی آقا! اے تقدیروں کے خالق! اس سب کچھ کے بدلے تو تجھ سے صرف دارِ مسیح کی دربانی ہم نے خریدی تھی۔ تیرا سودا سچا ہے۔ اور تیرے وعدے برحق ہیں۔ اے بے سہاروں کے آخری سہارے! ہم موحد ہیں ہمیں شرک نہیں آتا ہم تیرا ہی دامن تھامتے ہیں

انہی جذبات کے ساتھ درویشوں نے دونوں ہاتھوں سے خدا کے دامن کو تھام لیا۔ مسجد مبارک کا گوشہ گوشہ۔ مسجد اقصےٰ کا کونہ کونہ۔ بہشتی مقبرہ کی قبر قبر۔ مزار مبارک کا ذرہ ذرہ۔ بیت الدعا کا تخلیہ اور محلہ احمدیہ کی گلیاں اور مکانوں کی دیواریں شاہد ہیں کہ درویشوں کے دلوں کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعائیں اور آہیں اور چیخیں درِ اجابت پر دستک دینے لگیں۔ ان کی سجدہ گاہیں تر ہو ہو گئیں۔ وہ اپنے جسموں اور روحوں کے ساتھ قادرِ مطلق خدا کے حضور جھک گئے۔ سینکڑوں ہاتھ دن رات دعاؤں کے لئے اُٹھے رہے۔ سینکڑوں جبینِ نیاز دن کے اجالوں اور رات کی خاموش تاریکیوں میں معبودِ حقیقی کے حضور سجدہ ریز رہیں۔ محبت اور عشق کی آنکھوں سے قطراتِ خوناب گرتے رہے اور سوزِ دروں کے شعلوں سے آہیں اٹھتی رہیں۔ نمازوں کے اندر سوز و التہاب نے اس بوڑھی ماں کے درد و الم کو فراموش کرا دیا جو اکلوتے بیٹے کی نعش کے سرہانے روتی اور دوسروں کو رلاتی تھی۔ سجدوں کی گریہ وزاری نے درد کی وہ کیفیتیں یکسر بھلا دیں جو قعرِ سمندر میں ڈوبتے ہوئے جہاز کے عرشہ پر موت کو سامنے مجسم دیکھ کر مسافروں کی دردناک چیخوں سے پیدا ہوتی ہیں۔!

اور پھر موت کی حقیقت ہی کیا جس نے آج نہیں تو کل بہرحال آنا ہے — زندگی کی حیثیت ہی کیا جس نے بہرصورت جلد یا بدیر جانا ہی جانا ہے۔ پائندہ رہنے والی چیز تو وہ قربانی ہے جو الٰہی جماعتیں اپنے دینی اور روحانی مقاصد کے لئے دیا کرتی ہیں سینکڑوں مسلمان بادشاہ اور شہنشاہ ہوئے لیکن انہیں اس عظمت سے کیا نسبت جو حضرت بلالِ حبشی رضؓ کو حاصل ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ مردِ حق آگاہ محض دین کی خاطر دہکتے ہوئے انگاروں پر لوٹا تھا۔ شہنشاہ اکبر کو حضرت ابوہریرہ رضؓ کے مقابلہ میں کون پوچھتا ہے۔ اس لئے کہ ابوہریرہ رضؓ نے دین کی خاطر فاقے برداشت کئے تھے۔

اور انہی بزرگوں، عظمت کے انہی میناروں کی روحیں درویشوں کے اندر بھی حلول کر گئی تھیں ہر درویش نے اپنی اپنی جگہ اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کر لیا تھا کہ وہ اپنی خوشی سے محلہ احمدیہ سے باہر ہرگز نہیں جائے گا۔ ہاں اگر اسے کوئی پابجولاں کر کے جبراً اٹھا کر یا گھسیٹ کر ان مقدس مقامات سے باہر لے جائے گا تو درویشی اللہ تعالیٰ کے حضور سُرخرو ہو گی۔ اور ہر درویش نے اپنے بیوی بچوں کو بھی وصیت کر دی تھی کہ ہم سب نے محلہ احمدیہ کے اندر موجود رہنا ہے سوائے اس کے کہ کوئی جبراً ہمیں گھسیٹتا ہُوا باہر لے جائے۔ کیونکہ سرخروئی کے لئے مظلومیت ایک شرط ہے! اور خدا جانتا ہے کہ اس سودے کو کسی بھی درویش نے مہنگا نہیں سمجھا۔ بلکہ مظلومیت کے تصور نے انہیں فرحتِ قلبی عطا کی۔ کیونکہ وہ احمدیت کی تاریخ میں ایک سرخرو باب کا عنوان بننے والے تھے۔ اور اپنے آسمانی آقا کے حضور اپنے عہدِ قربانی سے عہدہ برآ ہو رہے تھے۔

اور یوں درویشوں نے تصوری تصور میں مشکلات و مصائب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اور روحانی سرور و بہجت کی سرمدی لذت سے بہرہ ور ہو کر آسمان سے ایک سکینت کو اترتے دیکھا۔ ایک غیر مرئی طمانیت نے قلوب کو تھام لیا۔ اور شبانہ روز دلوں کی عمیق گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعاؤں کے تیروں نے تقدیرِ مبرم کے پاؤں اکھیڑ دئے اور وہ خدا جو سچے وعدوں والا اور قادرِ مطلق ہے اس کے رحم نے ہمارے نہاں خانہ ہائے قلوب کے اندر دردِ جگر کیفیت کو آسمان کے دریچوں سے جھانک کر دیکھا اور ہمارے رِستے زخموں کے لئے آسمان سے مرہم اتاری۔

اور ۸ دسمبر ۱۹۷۱ء کا دن بھی ہماری تاریخ کا ایک یادگار دن رہے گا جب نظارت امور عامہ کی کوشش سے ضلع کے حکام اپنے وعدہ کے مطابق محلہ احمدیہ میں تشریف لائے۔ سارے ایریا کا اچھی طرح معائنہ کیا اور پھر مہمانخانہ کے ایک کمرے میں چند منٹ کی پرائیویٹ میٹنگ کے بعد جناب سردار راجندر سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ:—

احمدیوں کو محلہ احمدیہ سے کسی دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ بدستور اپنے گھروں میں رہیں گے۔ البتہ ہم جماعت احمدیہ ہی کی حفاظت کے نقطۂ نگاہ سے پہرہ کا کچھ انتظام کر دیں گے۔ اور ایک ویلفیئر آفیسر کو بھی بھجوا دیں گے تاکہ وہ آپ لوگوں کی کسی مشکل کے وقت آپ کی مدد کرے

جناب ڈی سی صاحب نے جس شفقت بھرے نرم لہجے میں بھرپور شرافت کے ساتھ بات چیت کی اس کا ایک ایک لفظ جذباتِ تشکر کے ساتھ ہمارے دلوں پر نقش ہے۔ وہ الفاظ نہیں مل رہے جن سے ہم ان کا حقیقی شکریہ ادا کر سکیں ہم میں سے ہر ایک کی دلی دعائیں ہمیشہ ان کے ساتھ رہیں گی۔ بلکہ ہماری جماعت کا ہر وہ فرد جس تک یہ اطلاع پہنچے گی ان کے لئے دعا گو رہے گا۔ اور ان کے ساتھ ہی ضلع کے ان دوسرے افسران کے لئے بھی جنہوں نے ہمارے ساتھ یہ محبت بھرا سلوک کیا۔ اور ہمیں ایک شدید ترین ابتلاء میں سے نکال لیا۔

اور یہی وہ موقع تھا جب ہم نے اپنے حقیقی ہمدردوں اور دوستوں کو آزمایا۔ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کر سکتا۔ جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ سابق ریونیو منسٹر پنجاب نے آزمائش کے اس نازک موقع پر اپنی پوزیشن کے لئے کسی خطرہ کی پروا کئے بغیر جو شاندار رول ادا کیا وہ بھی ہمیں رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ ان کے یہ الفاظ تو خاص طور پر ہمارے دلی جذبات کے حقیقی ترجمان تھے کہ

یہ درویش بیچارے تو اپنا سب کچھ چھوڑ کر محض ان مسجدوں اور اپنے حضرت صاحب کے مکانات اور اس محلہ کو آباد رکھنے کے لئے یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں اور انہوں نے اس کے لئے مال جان اور رشتہ داروں کی کیا کیا؟ قربانی دی ہے۔ اگر ان کو اس محلہ سے نکالنا ہی ہے تو پھر ان کو کسی کیمپ میں رکھنے سے کہیں بہتر ہے کہ انہیں کسی دور دراز مقام پر بھجوا دیا جائے کیونکہ قادیان کے محلہ احمدیہ کے باہر کی تو ہر جگہ ان کے لئے برابر ہے

اور پھر جناب باجوہ صاحب نے یہ انکشاف کر کے تو نہ صرف ہم احمدیوں کو چونکا دیا بلکہ پوری مجلس کے لئے یہ انکشاف نیا تھا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے موقع پر بھی بعض تنگدل لوگوں نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ احمدیوں کو کسی جگہ نظر بند کر دیا جائے تو میں نے اس موقع پر یہ جُتہ کھلے عام کہا تھا کہ یہ احمدی ہم سب کی طرح بھارت کے تسلیم شدہ شہری ہیں۔ اور انہیں بھی دوسرے تمام شہریوں کی طرح حقوق حاصل ہیں۔ اس لئے خاص طور پر احمدیوں کو محلہ احمدیہ سے نکالنا سخت ظلم ہو گا

جناب باجوہ صاحب نے یہ سنسنی خیز انکشاف کیا کہ ۱۹۶۵ء میں جب میرے ہی زور دینے پر یہ آخری فیصلہ ہو گیا کہ احمدیوں کو محلہ احمدیہ سے نہیں نکالا جائیگا تو میں خود بعض دوسرے غیرمسلموں کو ساتھ لے کر اپنی ذمہ داری کے فرض کا احساس کر کے احمدیوں کے محلہ کے اردگرد ساری ساری رات پہرہ دیتا رہا۔ اور بہشتی مقبرہ کے قریب کھیتوں میں چھپ چھپ کر بھی راتوں کو دیکھتا رہا کہ کہیں خدانخواستہ ان احمدیوں کے پاس کوئی چھاتہ بردار تو نہیں آتا! اور یوں میں نے علیٰ وجہ البصیرت اپنے آپ کو مطمئن کیا کہ احمدی اس قسم کی غدارانہ اور ملک دشمن حرکات کے مرتکب نہیں ہوتے۔ چنانچہ اس طرح ہر شک کرنے والے کا منہ بند ہو گیا۔

ہم جناب باجوہ صاحب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ۱۹۶۵ء میں ایسا انتظام کر کے اپنے دل کا اطمینان کیا اور ۱۹۶۵ء یا ۱۹۷۱ء ہی نہیں ہم آئندہ بھی ان تمام ہموطنوں اور ہمسایوں کے ممنون ہوں گے جو ہمارا اس قسم کا امتحان لے کر ہمیں پاس ہونے کے سرٹیفیکیٹ دیتے رہیں گے۔

وقت گزر گیا۔ ابتلاء ختم ہو گیا۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور بھی سرخرو ہوئے اور حکومت کی نگاہوں میں بھی۔ لیکن ایک سوال ہمارے دلوں میں کھٹک رہا ہے اور ہمیشہ کھٹکتا رہے گا کہ جنگ کے موقع پر قادیان کی پندرہ ہزار آبادی میں سے صرف محلہ احمدیہ کی احمدی آبادی کو ہی کسی کیمپ میں منتقل کرنے کا خیال ہمارے مہربان افسروں کے دلوں میں کیوں پیدا ہُوا جب کہ ہماری پچیس سالہ زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح ان کے سامنے تھی۔!

اس موقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک واضح رؤیا درج کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ اس سے ایک پاکباز نبی کی صداقت اور اللہ تعالیٰ کی زندہ ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:—

"دیکھا کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے ایک حاکم آیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے؟ میں نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی مخالفت نہیں صرف تعلیم پاتے ہیں۔ پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا آسمان کی طرف منہ کر کے ایک دو باتیں کیں جو سمجھ میں نہیں آئیں۔ پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام اور چلا گیا۔" (رؤیا ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء)

(تذکرہ نیا ایڈیشن صفحہ ۵۸۹)

اور ناچیز راقم جو افسران کی بات چیت کے موقع پر موجود تھا اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ ایسا ہی ہُوا تھا اور یوں ایک قیامتِ صغریٰ جو برپا ہونے کو تھی ٹل گئی الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ میری ناچیز درخواست ہے کہ احباب حکومت کے ان نیک دل افسران اور باجوہ صاحب اور ان تمام غیرمسلم شرفاء کیلئے دعا کریں جنہوں نے ہمارے ساتھ شریفانہ برتاؤ کیا۔

نشاناتِ الٰہیہ کا ظہور

(از مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان):-

دنیا میں مختلف چیزوں کے حصول علم کے مختلف ذرائع ہیں، بعض اشیاء کا علم دیکھ کر حاصل ہوتا ہے۔ بعض کے متعلق سُن کر بعض کے متعلق سونگھنے سے اور بعض کے متعلق چکھنے سے علم حاصل ہوتا ہے۔ اور کسی چیز کا ادراک ٹٹول کر کیا جاتا ہے۔ لیکن بعض اشیاء اس کائنات میں ایسی بھی ہیں کہ ان کا علم براہ راست ان حواس خمسہ کے ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ ان کے اثرات و نتائج کے مشاہدہ سے ان کے وجود کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً بجلی کی قوت ہے یا مقناطیس کی طاقت ہے یا جذبہ محبت و غضب و شہوت وغیرہ۔ غرضیکہ جس قدر کوئی چیز کثیف ہوگی اتنا ہی ادراک حواس ظاہری کے قریب ہوتا ہے اور جتنی کوئی چیز لطیف ہوگی اسی قدر اس کا ادراک حواسِ ظاہری سے دور ہوگا۔

چنانچہ جہاں خدا تعالےٰ کے متعلق یہ فرمایا گیا کہ "وہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے" اور یہ کہ وہ ——" انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے" وہاں یہ بھی فرمایا گیا کہ

"لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر"

(سورۃ انعام ع ۱۲)

یعنی ایسی لطیف ذات ہے اسکی ایسی وراء الوراء ہے اس کی ہستی کہ ہم ان مادّی آنکھوں سے اسے دیکھ نہیں سکتے انسانی بصارت خدا تک پہنچنے اور اس کا علم و عرفان حاصل کرنے سے عاجز ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے یہ انتظام کیا ہے کہ وہ خود اپنے آپ کو انسانی بصارت تک پہنچاتا ہے۔ یعنی خود اپنی طرف سے ایسا انتظام فرماتا ہے کہ انسان خدا کا علم و عرفان حاصل کر سکے اور اس کی ذات کے موجود ہونے پر حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچ سکے۔

عرب کے ایک بدوی سے کسی نے سوال کیا تمہارے پاس خدا کی کیا دلیل ہے؟ .... اس ناخواندہ نے نہایت اعلیٰ جواب دیا اور برجستہ کہا۔

"البعرۃ تدل علی البعیر
واثر الاقدام علی المسیر
فالسماء ذات ابراج
والارض ذات فجاج
اما تدل علی اللطیف الخبیر"

یعنی جب کوئی شخص جنگل میں سے گذرتا ہوا اونٹ کی مینگنی دیکھتا ہے تو سمجھ لیتا ہے کہ اس جگہ سے اونٹ کا گذر ہوا ہے اور جب وہ صحرا کی ریت پر کسی آدمی کے پاؤں کا نشان پاتا ہے تو یقین کر لیتا ہے کہ یہاں سے کوئی مسافر گذرا ہے تو کیا تمہیں یہ زمین مع اپنے وسیع راستوں کے اور یہ آسمان مع اپنے سورج چاند اور ستاروں کے دیکھ کر اس طرف خیال نہیں جاتا کہ ان کا بھی کوئی بنانے والا ہوگا؟

حقیقت یہی ہے کہ جب ایک مقناطیسی لوہے کے ٹکڑے کو عام لوہے کے ٹکڑے کے قریب کیا جائے تو وہ اس کو فوراً اپنی طرف کھینچ لیتا ہے جس سے ہم اس یقین پر پہنچ جاتے ہیں کہ اس ٹکڑے میں مقناطیسی طاقت موجود ہے۔ تو اس صانع حقیقی خالق و مالک خدا کا کیونکر اور کس طرح انکار کیا جا سکتا ہے جس نے ہزاروں دفینے عجائب سے پُر زمین اور بُرجوں والے آسمان کو کن کہہ کر بنا دیا جمیع مخلوقات کو ان کی پوری ضروریات کے سامان مہیا کرتے ہوئے پیدا کیا۔ اونٹ کو اونچا بنایا تو لمبی گردن بھی دی ہاتھی کو بڑا بنایا تو سونڈ بھی عطا فرمائی، جانوروں کے پیٹ میں ایسی مشین مہیا کی کہ گوبر اور خون کے درمیان سے دودھ نکلتا ہے۔ شہد کی مکھی پیدا کی تو اس کو وحی فرمائی کہ وہ مختلف پھولوں کا رس چوس کر شیریں و صاف و شافی شہد تیار کرے۔ غرضیکہ اس کائنات کا ذرہ ذرہ ایک علیم و حکیم و قادر مطلق ہستی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور ایک سعید فطرت بے اختیار یہ کہہ اُٹھتی ہے۔ فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

لیکن ہر آنکھ ایسی بینا نہیں ہوتی کہ اس کو ذرہ ذرہ میں جلوۂ الوہیت نظر آجائے اور وہ اس کائنات عالم کی پیدائش ابلغ و محکم کو دیکھ کر صانع حقیقی کے متعلق حق الیقین کا علم حاصل کر سکے اس لئے اس علیم و حکیم اور لطیف و خبیر ہستی کی یہ عادتِ مستمرہ ہے کہ وہ ہر زمانہ میں انا الموجود کا ثبوت خود بہم پہنچاتا ہے۔ ایسے وجودوں کو جو اپنی روحانی آنکھ سے جلوۂ یار کا دیدار کرتے ہیں اور اپنے کانوں سے اس کی پُر شوکت و پُر لذت آواز سُنتے ہیں۔ اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے مبعوث فرماتا ہے۔ اور ان کے ہاتھ پر ایسے عظیم الشان اور خارق عادت نشانات دکھلاتا ہے۔ کہ فطرت صحیحہ مثل آفتابِ نصف النہار خدا تعالےٰ کا دیدار کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اسکی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت میں اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے ہے جو اس پر عمل کرے"

(کشتی نوح صلا)

چنانچہ دیکھ لو! حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی خدا کی میٹھی و لذیذ آواز سُن کر اکیلے تن و تنہا کھڑے ہوتے ہیں۔ اور گم گشتہ راہ سادہ لوح مخلوق کو بلاتے ہیں۔ کہ آؤ! میں نے ایک حسین خدا کو دیکھا ہے کہ وہ باوجود وراء الوراء ہونے کے ہمارے اپنے وجود سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس پر ایمان لے آؤ! اس سے محبت کرو! لیکن مخالفین نے، ان کی اس آواز پر لبیک کہنے .... کی بجائے دہکتی آگ میں انہیں جھونک دیا خدا کا وہ بندہ اس جلتی آگ پر اسطرح لیٹ گیا جسطرح کوئی پھولوں کی سیج پر آرام سے لیٹا ہوا ہوتا ہے۔ حالانکہ عام قانون قدرت تو یہی ہے کہ آگ جلانے کا کام کرتی ہے۔ لیکن اس وفادار خدا نے اپنے بندہ کی خاطر تمام قانونِ قدرت کو اس وقت بدل دیا اور ایسا عظیم اور خارق عادت نشان دکھایا کہ وہی آگ گلزار بن گئی۔ خدا نے اپنے بندہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے ابراہیم! دشمن تجھے آگ میں بھسم کرنے اور تیرے مشن اور نام کو مٹا دینا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آسمان کے ستارے اور ریت کے ذرّے تو شمار کئے جا سکیں گے لیکن تیری آل و اولاد کا شمار نہ کیا جا سکے گا۔ (سبحان اللّٰہ) آج دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ماننے والے بے شمار ہیں۔ لیکن آپ کو آگ میں ڈالنے والوں کا نشان تک نہیں رہا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت پر نظر ڈالو فرعون کے ڈر سے ان کی ماں نے انہیں صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دیا خدا کی تقدیر کے مطابق فرعون ہی کے گھر میں آپ کی پرورش ہوتی ہے۔ جوان بھی آپ وہیں ہوئے۔ پھر مدین کی طرف چلے گئے۔ کچھ سال بعد خدا کے نور سے منور ہو کر پھر فرعون کے پاس آئے اور بھرے دربار میں بے خوف و خطر یہ کہا "میں اس خدا کا ایلچی ہوں جو تیرا اور میرا سب کا خالق اور مالک ہے۔ میرے ساتھ بنی اسرائیل

کو روانہ کردو ورنہ تمہارا انجام ٹھیک نہیں ہوگا۔ لیکن اُس جابر و ظالم بادشاہ نے موسیٰ علیہ السلام کی ایک نہ مانی۔ خدا نے کہا تم فکر نہ کرو میں جو قادر ہوں باوجود بے سرو سامان ہونے کے تمہیں اپنے مشن میں کامیاب و کامران کروں گا۔ اور فرعون کو باوجود پورے ساز و سامان میسر ہونے کے ناکام و نامراد رکھوں گا۔ حکم ہوتا ہے بنی اسرائیل کو لے کر رات کے وقت نکل پڑو اور سمندر پار کر جاؤ۔ فرعون مع اپنے لشکر کے تعاقب کرتا ہے لیکن موسیٰ علیہ السلام اس ایمان و ایقان کے ساتھ کہ "کلا ان معی ربی [illegible]" اپنے ساتھیوں کو سمندر پار لے جاتے ہیں اور فرعون مع اپنے لشکر کے سمندر کی موجوں میں غرق ہو جاتا ہے۔ دیکھو کیسا عظیم الشان نشان دکھلایا ہے خدا تعالیٰ نے!۔۔۔ کہ وہی فرعون جو تکبر کرتے ہوئے۔ بلند مینار پر چڑھ کر خدا کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا تھا سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں کچھ اس طرح اس کو جلوۂ الوہیت نظر آیا کہ بے ساختہ پکار اُٹھا۔۔۔

آمنت، برب موسیٰ وھٰرون

پھر ایک معزز مگر غریب خاندان میں ایک بچہ یتیمی کی حالت میں پیدا ہوا۔ دنیا کیا جانتی تھی کہ وہی آمنہ کا لعل اس دنیا کا نقطۂ مرکزی اور محور حق و انس کا سردار ہے۔ کوئی دایہ اس کی پرورش کے لئے تیار نہ ہوتی تھی اُدھر خدا نے ایک دایہ کی یہ حالت بنائی کہ کوئی ماں اسے اپنا بچہ دینے کے لئے تیار نہ تھی۔ ہر طرف سے دھتکاری ہوئی مگر نہایت خوش نصیب دایہ حلیمہ اس گوہر نایاب میرے آقا و مطاع محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس کی پرورش کرنے سے ہر دایہ نے انکار کر دیا تھا اپنے گود میں لیا۔ پرورش ہوئی زندگی کا لمحہ لمحہ خدا کی یاد میں گذرا آپ کی پاکیزہ روح آستانۂ الوہیت پر کچھ اس طرح گداز ہوئی کچھ اس طرح گداز ہوئی کہ خدا نے آپ کو مقام محمدیت سے نوازا اور یہ فیصلہ کر لیا کہ اب میں اسی سے شفقت رکھوں گا جو میرے اس پیارے بندے کی محبت میں اپنے آپ کو فنا کر دے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حسن و احسان کے وہ جلوے مشاہدہ کئے اور دنیا کو دکھائے کہ نہ کسی اور نبی نے دیکھے نہ دنیا کو دکھائے لیکن جب آپؐ نے اس حسین و جمیل خدا کی طرف اہل مکہ کو بلایا اور کہا کہ وہ خدا جو مخفی ہے لیکن میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ وہ لطیف ہے۔ لیکن مادی اشیاء سے بھی بڑھ کر محسوس و مشہود۔ آؤ تمہیں بھی اس ذات سے ملاؤں! سرداران قریش نے کہا دیوانہ ہو گیا ہے۔ بہکی بہکی باتیں کرنے لگا ہے (نعوذ باللہ) پھر اس قدر اذیتیں اور آہنی تکالیف و مصائب آپؐ پر اور آپ کے ساتھیوں پر روا رکھیں کہ الامان والحفیظ۔ بالآخر قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ننگی تلواریں لیکر آپؐ کے گھر کا محاصرہ کر لیا گیا۔ لیکن وہ خدا کا پہلوان سب کے سامنے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ ان کی آنکھیں کھلی تو تھیں لیکن دیکھ نہ سکتی تھیں۔ کیونکہ خدا کا تقدیر یہی تھی۔ پھر وہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ ایک غار میں پناہ لیتا ہے۔ غار کے منہ میں مکڑی نے جالا بن دیا عرب کا مشہور کھوجی قدموں کے نشان دیکھ کر غار کے منہ تک سرداران قریش کو لے آیا اور کہا یہاں تک تو قدموں کے نشان ملتے ہیں۔ اب یا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس غار میں ہے یا آسمان پر چلے گئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ دشمن کے پیر کی انگلیاں نظر آ رہی ہیں۔ وہ ذرا جھک کر دیکھے تو ہمیں دیکھ لے گا آپؐ نے بڑے اطمینان سے فرمایا "لا تحزن ان اللہ معنا" مت گھبراؤ ابوبکر ہم دو نہیں بلکہ ہمارے ساتھ ایک تیسری ذات خدا کی ہے۔ اور اسی کی امان میں ہم ہیں۔ پھر تم کیسا۔

سبحان اللہ کیسی بلند شان والا ہے ہمارا خدا دیکھو کتنا عظیم الشان نشان ہے رحمت کا! کہ سرداران قریش اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ اس کے یار کو جو اسکی پناہ میں جا رہا ہے۔ گرفتار کرنے آتے ہیں۔ خدا نے بھی کہا میں زیادہ سامان نہیں کروں گا دنیا میں جو حقیر اور کمزور ترین چیز ہے۔ کسی کیڑے کا تو وہ مکڑی کا جالا ہے۔ اسی معمولی سی تدبیر سے تمہاری ساری طاقتوں اور ساز و سامان اور تمہارے سارے ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دوں گا۔ چنانچہ ایک نے کہا یہ کیسے طرح ہو سکتا ہے کہ محمدؐ اس غار کے اندر ہوں مکڑی نے اوپر سے جالا تنا ہوا ہے۔

آج محمدؐ کے غلام دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن دنیا کا کوئی انسان ابوجہل عتبہ یا شیبہ اپنا نام تک رکھنا گوارا نہیں کرتا

فسبحان الذی اخزی الاعادی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ایک غلام آپؐ ہی کے دبستان کا ایک تلمیذ رشید آپؐ کی بعثت کے چودہ صدیوں بعد ایک چھوٹی سی گمنام بستی میں پیدا ہوا اور پروان چڑھا تو اس کے قلب صافی کی یہ کیفیت تھی۔ کہ نور محمدی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ موجزن تھا اپنے وجود کو اپنے آقا اور مطاع کے وجود میں کچھ اس طرح گم کیا کہ دوئی کا شبہ تک نہ ہوتا تھا۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے والد آپؑ کی ملازمت کے لئے کوشاں [illegible] لیکن آپؑ نے فرمایا "آپ میرے لئے فکر مند نہ ہوں میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں"۔ خدا نے [illegible] نوکر شاہی کو اپنے قرب میں جگہ دی نبوت محمدیہ کی چادر اوڑھا کر اس شان کے ساتھ دنیا پر ظاہر فرمایا

من فرق بینی وبین المصطفیٰ
ما عرفنی

یعنی جس نے میرے اور میرے آقا و مطاع محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان فرق کیا اس نے مجھے پہچانا ہی نہیں

خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے ایک دو نہیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں نشان دکھلائے اس گمنامی اور بے کسی کے عالم میں جب کہ آپ کے نام تک سے دنیا واقف نہ تھی۔ جیسا کہ آپؑ خود فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

خدا تعالیٰ نے آپؑ کو مخاطب کر کے فرمایا "یاتیک من کل فج عمیق
ویاتون من کل فج عمیق۔"
"بادشاہ تیرے کپڑوں سے
برکت ڈھونڈیں گے"

لیکن دنیا نے آپ کا بھی مذاق اڑایا ہر مذہب و ملت کے پیروکار آپؑ کی مخالفت پر کمربستہ ہوتے کیا کچھ نہ کیا گیا آپؑ کے اور آپؑ کے ساتھیوں کے ساتھ ایک طویل داستان الم ہے، جس کے تصور سے بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا کہ آپ کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے آپ کا یہ سلسلہ دنیا سے ختم ہو جائے لیکن وفاداروں کے وفادار خدا نے اس کو بھی ہلاک کر دیا جس نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ چند سال کے اندر آپ منقطع النسل ہو کر ختم ہو جائیں گے کوئی نام لیوا بھی نہ رہے گا اس کو بھی ہلاک کیا جس نے نہایت تکبر سے کہا تھا۔ کہ ان کیڑوں مکوڑوں پر پیر رکھ کر مسل دوں گا۔

کیسا زبردست و عظیم الشان نشان ہے خدا تعالیٰ کا کہ ہر دن جو چڑھتا ہے مخالفین کا نام مٹتا جاتا ہے۔ اور آپ کا نام روشن ہوتا جاتا ہے یہ وہی سلسلہ ہے نا؟ سلسلہ احمدیہ! جو قادیان کی گمنام بستی سے شروع ہوا پنجاب میں پھیلا، پھر ہندوستان اور آج دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں احمدیت کے فدائی موجود نہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں:۔

گر نہ ہوتی تو نے سب دشمن اٹھائے
ہمارے گرد دیکھا دیکھ مارے
مقابل میں میرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے

غرضیکہ اگر خدا کا کوئی وجود نہیں تو وہ کونسی طاقت ہے۔ جو ان بے سر و سامان، کمزور نہتے بندوں کو ہر طاقت کے مقابل غلبہ عطا کرتی ہے۔ وہ کونسی ہستی ہے۔ جس نے حضرت ابراہیم کو اپنے دشمنوں کے مقابل کامیاب و کامران کیا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے لشکر پر غلبہ عطا کیا جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ غلاموں کو دین و دنیا کا بادشاہ بنا دیا

جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر مخالف کو ہر میدان میں ناکام و نامراد رکھا۔ وہ وہی لطیف و خبیر وراء الورا خدا تعالیٰ کی ذات با برکات ہے جو اپنے پیاروں پر اپنا پیارا چہرہ ظاہر کرتی ہے۔ اور وہ ان کے

(باقی صفحہ پر دیکھئے)

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۳۶	مکرم عبدالغنی بیاں چوگام	۴۸

شورت - کشمیر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۳۷	مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار	۵۰
۱۳۸	〃 محمد عبداللہ صاحب	۴۲
۱۳۹	〃 نذیر احمد صاحب عارف	۵۳
۱۴۰	〃 بشیر احمد 〃 گنائی	۶۰

کنی پورہ - کشمیر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۴۱	مکرم نور احمد صاحب ڈار	۵۵
۱۴۲	〃 منیر احمد صاحب لون	۶۰
۱۴۳	〃 حمید اللہ صاحب پڈر	۲۴
۱۴۵	〃 منیر احمد صاحب کھانڈے	۳۵
۱۴۶	〃 فاروق احمد صاحب پڈر	۶۴
۱۴۷	〃 سریر احمد صاحب لون	۷۰
۱۴۸	〃 غلام احمد صاحب پڈر قوال	۵۵
۱۴۹	〃 غلام نبی 〃 〃	۳۸
۱۵۰	〃 عبدالرحمان 〃 گلزار	۳۷
۱۵۱	〃 عبدالرشید 〃 ڈار	۴۸
۱۵۲	〃 بشیر احمد 〃 شاکر	۶۲
۱۵۳	〃 مبارک احمد 〃 لون	۴۵
۱۵۴	〃 محمد امین 〃 پڈر	۴۸

پچودوارہ - اڑیسہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۵۵	مکرم فضل الرحمان خان صاحب	۴۳
۱۵۶	〃 محمد شمس الحق خان صاحب	۴۳

حیدرآباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۵۷	مکرمہ سیدہ امۃ الحمید صاحبہ	۳۷
۱۵۸	〃 〃 امۃ الباری 〃	۷۵
۱۵۹	〃 فوزیہ سلطانہ 〃	۴۵
۱۶۰	〃 نصرت شکورہ 〃	۴۶
۱۶۱	مکرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی	۷۸
۱۶۲	〃 محمد شمس الدین صاحب	۶۸
۱۶۳	〃 احمد عبدالحمید 〃	۷۵
۱۶۴	〃 احمد عبدالحکیم 〃	۵۵
۱۶۵	〃 احمد عبدالرشید 〃	۵۰
۱۶۶	〃 عبدالشکور خان 〃	۲۴
۱۶۷	مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ	۴۷
۱۶۸	〃 امۃ العزیز 〃	۳۹
۱۶۹	مکرم شیخ ظفر احمد صاحب	۳۸

کیرنگ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۷۰	مکرم شیخ عزیز احمد صاحب	۴۶
۱۷۱	〃 شمیم احمد خان 〃	۳۲
۱۷۲	〃 رحمت اللہ خان 〃	۴۱
۱۷۳	〃 شیخ منظور 〃	۵۲
۱۷۴	〃 شیخ شمس الحق 〃	۷۰
۱۷۵	مکرمہ امۃ الودود صاحبہ	۲۹
۱۷۶	مکرم شرافت احمد خان صاحب	۴۶

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۷۷	مکرمہ حذیفہ بیگم صاحبہ	۵۹
۱۷۸	〃 منصورہ بیگم 〃	۵۸
۱۷۹	〃 حافظہ خاتون 〃	۴۰
۱۸۰	مکرم وسیم احمد خان صاحب	۲۷
۱۸۱	〃 سید خان 〃	۴۲
۱۸۲	〃 ادریس خان 〃	۵۱
۱۸۳	〃 حنیف خان 〃	۴۰
۱۸۴	مکرمہ انورہ بیگم	۳۱
۱۸۵	〃 رحمت بشریٰ 〃	۴۶
۱۸۶	〃 حدیثہ بی بی 〃	۵۶
۱۸۷	〃 رحمت بیگم 〃	۶۰
۱۸۸	〃 نعیمہ بیگم 〃	۶۱
۱۸۹	مکرم ماسٹر تجلی علی خان 〃	۴۲
۱۹۰	〃 خلیل احمد خان 〃	۵۶
۱۹۱	〃 محمد مظفر صاحب [illegible]	۵۰
۱۹۲	〃 مفلح الدین صاحب	۵۰
۱۹۳	〃 عبداللہ بلال صاحب	۳۴
۱۹۴	مکرمہ زبیدہ بی بی صاحبہ	۵۰
۱۹۵	مکرم روشن [illegible]	۲۷
۱۹۶	〃 ضیاء الحق خان 〃	۵۰
۱۹۷	〃 سلامت اللہ خان 〃	۶۶
۱۹۸	〃 منور حسین خان 〃	۵۹
۱۹۹	〃 حبیب الرحمان خان 〃	۵۶
۲۰۰	مکرمہ سیدہ ام السلام صاحبہ عمر	۶۰
۲۰۱	〃 قدسیہ بیگم 〃	۶۱
۲۰۲	مکرم منور احمد خان صاحب	۵۳
۲۰۳	〃 شیخ مشتاق احمد صاحب	۵۱
۲۰۴	〃 شیخ علیم الدین 〃	۵۰
۲۰۵	〃 امۃ الودود 〃	۴۶

بولنگیر - اڑیسہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۰۶	مکرم سید رشید احمد صاحب	۷۵
۲۰۷	مکرمہ سیدہ امۃ الودود صاحبہ	۷۵

بھدرک - اڑیسہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۰۸	مکرمہ طیبہ خاتون صاحبہ	۵۵
۲۰۹	〃 صالحہ خاتون 〃	۵۵
۲۱۰	〃 کبریٰ خاتون 〃	۳۲
۲۱۱	〃 مبارکہ بیگم 〃	۳۲
۲۱۲	مکرم رفیق احمد صاحب احمدی	۶۲

گلبرگہ - میسور اسٹیٹ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۱۳	مکرم عبدالرحمان صاحب [illegible]	۴۰
۲۱۴	〃 عبدالحکیم 〃	۴۰
۲۱۵	〃 غلام احمد 〃	۳۲
۲۱۶	〃 منیر الدین 〃	۵۱
۲۱۷	〃 غلام محی الدین 〃	۳۳
۲۱۸	〃 غلام ناظم الدین 〃	۴۵
۲۱۹	〃 غلام نعیم الدین 〃	۳۳
۲۲۰	〃 محمد یوسف 〃 قریشی	۵۶

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۲۱	مکرمہ عالیہ بیگم صاحبہ	۵۱
۲۲۲	〃 رحمت النساء بیگم صاحبہ	۶۳

جمشید پور - بہار

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۲۳	مکرم مقبول احمد صاحب	۳۳
۲۲۴	〃 سید ناصر احمد 〃	۲۷
۲۲۵	〃 راشدہ پروین صاحبہ	۶۵
۲۲۶	〃 سید حمید الدین احمد صاحب	۵۲

بھدرواہ - کشمیر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۲۷	مکرمہ آمنہ بانو صاحبہ منڈاشی	۴۳
۲۲۸	〃 سلیمہ بانو 〃 〃	۳۳
۲۲۹	〃 بشریٰ بانو خان صاحبہ 〃	۳۵
۲۳۰	〃 نسیمہ بیگم 〃	۳۳
۲۳۱	مکرم عبدالغنی صاحب فانی	۵۵
۲۳۲	〃 عبدالقیوم 〃 میر	۳۲

کٹک - اڑیسہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۳۳	مکرم طارق احمد صاحب	۷۲
۲۳۴	〃 خالد احمد 〃	۴۵

مدراس

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۳۵	مکرمہ الصغریٰ بیگم صاحبہ قریشی	۳۷
۲۳۶	〃 سرتاج بیگم 〃	۴۳
۲۳۷	〃 ناصرہ بیگم	۳۷
۲۳۸	مکرم محمد رفیق صاحب	۴۴
۲۳۹	〃 ڈاکٹر میراں شاہ صاحب	۷۵
۲۴۰	〃 خلیل احمد صاحب اوّل	۹۲
۲۴۱	〃 شفاعت احمد 〃	۶۲
۲۴۲	〃 شریف احمد 〃	۷۵
۲۴۳	〃 سید امجد حسین 〃	۶۵
۲۴۴	〃 ماجد احمد 〃	۴۴
۲۴۵	〃 رمضان علی 〃	۶۰
۲۴۶	〃 جلیل احمد 〃	۴۱
۲۴۷	〃 محمد اسماعیل 〃	۳۷
۲۴۸	〃 مشتاق احمد 〃	۳۷
۲۴۹	〃 عرفان احمد 〃	۶۰
۲۵۰	〃 منصور احمد 〃 دوم	۸۰

بقیہ ناموگرال

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۵۱	مکرم محمد نصیر صاحب	۳۳
۲۵۲	〃 ظفر اللہ 〃	۴۳

نشاناتِ الٰہیہ کا ظہور — بقیہ صفحہ ۱۱

حق میں ایسے خارقِ عادت نشانات دکھلاتا ہے کہ دنیا بھی ان نشانات کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا دیدار کر لیتی ہے اور انجام کار اس بات پر یقین کر لینے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ واقعی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ خدا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی خدا تھا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی خدا تھا اور بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی خدا تھا۔ چنانچہ آپؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔ ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

احباب جلد مطلع فرمائیں!

قبل ازیں بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ وقفِ جدید کا نیا سال مورخہ یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض جماعتوں نے نہ صرف اپنے وعدہ جات پیش فرمائے ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض احباب نے اپنے وعدہ کی نقد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی سعی عظیم فرمائی ہے۔

یہ لازمی ہے کہ تمام جماعتوں کے عہدیداران اعلان ہذا کو دیکھتے ہی اپنی اپنی جماعت کی فہرستیں مرتب فرمائیں اور پھر فوری طور پر دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کارکنان کو اسکی توفیق عطا فرمائے آمین

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواستِ دعا خاکسار اپنے والدین کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احبابِ جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہے۔ خاکسار۔ محمد یوسف الدین منصور احمد قادیان

نتیجہ امتحان کتاب "سیرتِ طیبہ"

نظارت ہذا کی طرف سے ہر سال تربیتی تعلیمی اور تبلیغی اغراض کے پیشِ نظر کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ کا امتحان لیا جاتا ہے۔ امسال بھی حسبِ سابق ۳ر اخاء ۱۳۵۰ ہش بمطابق ۳ر اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار کتاب "سیرتِ طیبہ" ضمیمہ درثمین کا امتحان صفحہ ۱ تا ۴۷، لیا گیا تھا جن میں، ہندوستان کی مختلف جماعتوں کے ۲۵۹ ممبران نے شرکت کی سعادت حاصل کی جن میں سے ۲۵۰ نے کامیابی حاصل کی باقی ۹ کامیاب نہ ہو سکے اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ زیادہ محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس امتحان میں مکرم خلیل احمد صاحب ابن ڈاکٹر میراں شاہ صاحب مدراس ۹۲/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے اول مکرم منصور احمد صاحب ابن ڈاکٹر میراں شاہ صاحب مدراس ۸۶/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے دوم اور مکرم صدیق اشرف علی صاحب موگرال ۸۲/۱۰۰ اور مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ قادیان ۸۲/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو مبارک کرے اور ان کی یہ کامیابی آئندہ حیرت انگیز کامیابیوں کا پیشِ خیمہ بنائے۔ آمین

ذیل میں کامیابی حاصل کرنے والے احباب کے نام اور حاصل کردہ نمبر درج کئے جا رہے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ	۷۵
۲	" نجمہ پروین صاحبہ	۵۵
۳	" بشریٰ صادقہ صاحبہ	۶۲
۴	" بشریٰ صدیقہ صاحبہ	۷۴
۵	" نصیرہ بیگم صاحبہ	۴۴
۶	" امۃ الحبیب صاحبہ	۵۰
۷	" بشریٰ بیگم صاحبہ	[illegible]
۸	" رفعت النساء صاحبہ	۳۴
۹	" مبارکہ بیگم صاحبہ	۷۵
۱۰	" فرحت سلطانہ صاحبہ	۴۹
۱۱	" امۃ السلیم صاحبہ	۴۰
۱۲	" ممتاز مسرت صاحبہ	۳۴
۱۳	" بشریٰ شہزادی صاحبہ	۷۵
۱۴	" نصیرہ بیگم صاحبہ	۶۰
۱۵	" نسیمہ بشریٰ صاحبہ	۶۱
۱۶	" امۃ النصیر صاحبہ	۳۶
۱۷	" حبیبہ سلطانہ صاحبہ	۶۲
۱۸	" امۃ الحفیظ صاحبہ	۶۶
۱۹	" نافعہ بیگم صاحبہ	۴۹
۲۰	" جمیلہ سلطانہ صاحبہ	۵۴
۲۱	" شمیم بیگم صاحبہ	۶۴
۲۲	" بشریٰ طیبہ صاحبہ سوم	۸۲
۲۳	" امۃ السلام صاحبہ	۳۶
۲۴	" امۃ النصیر صاحبہ	۷۵
۲۵	" محمد عمر صاحب	۵۳
۲۶	" حمید احمد نسیم صاحب	۷۱
۲۷	" انیس احمد صاحب	۵۴
۲۸	" مبارک احمد صاحب بٹ	۳۶
۲۹	" نور الاسلام صاحب	۵۲
۳۰	عزیز منصور احمد صاحب	۴۰
۳۱	" عنایت اللہ صاحب	۶۵
۳۲	" سید صباح الدین صاحب	۴۸
۳۳	" شیخ محمد ایوب صاحب ساجد	۴۲
۳۴	" بشارت احمد صاحب محمود	۷۰
۳۵	" محمد حمید صاحب کوثر	۷۲
۳۶	" محمد ابو الوفا صاحب	۵۱
۳۷	" سعادت احمد جاوید	۴۱
۳۸	" عبد المومن صاحب	۴۶
۳۹	" محمد مقبول صاحب	۳۴
۴۰	" محمد یوسف صاحب بٹ	۴۱

بنگلور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۴۱	مکرم مرزا عبد الرحمان بیگ صاحب	۶۵
۴۲	" ظفر اللہ صاحب	۳۵
۴۳	" بی ایم نثار احمد صاحب	۶۱
۴۴	مکرمہ سلیمہ خاتون صاحبہ	۴۴
۴۵	مکرم عبد الحفیظ صاحب	۴۱

موگرال

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۴۶	مکرم ایم محمد یوسف صاحب	۵۴
۴۷	مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ	۵۸
۴۸	مکرم صدیق اشرف علی صاحب سوم	۸۲
۴۹	مکرمہ سعیدہ سلطانہ صاحبہ	۴۱
۵۰	مکرم بشیر احمد صاحب صدیق	۵۵
۵۱	" موسیٰ حسن صاحب	۵۶
۵۲	مکرمہ [illegible] عائشہ صاحبہ	۲۵
۵۳	مکرم عبد الناصر صاحب	۳۴
۵۴	" ایم بی عبد الحمید صاحب	۴۸

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۵۵	مکرم اے محمد مولوی صاحب	۳۴
۵۶	" سید اسماعیل "	۲۲
۵۷	" ایس محمد شافعی "	۲۳

کھڑکپور - عثمان آباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۵۸	مکرم محمد عبد العظیم صاحب	۵۱
۵۹	مکرمہ امۃ القدیر / شمس النساء صاحبہ	۶۵
۶۰	مکرم محمد بشارت احمد صاحب	۷۵
۶۱	" عبد العزیز صاحب کھڑکپور	۵۰
۶۲	" محمد عبد اللطیف صاحب	۵۴
۶۳	" محمد عبد السعید "	۳۵
۶۴	" بشریٰ بیگم صاحبہ	۷۶

کنانور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۶۵	مکرم ایم محمود صاحب	۶۱
۶۶	" سی محمود "	۷۶
۶۷	" این ابراہیم "	۸۰
۶۸	" این [illegible] صاحب	۷۶

شاہجہانپور - یوپی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۶۹	مکرم [illegible] محمد عقیل صاحب	۶۶
۷۰	مکرمہ فرخندہ جہاں صاحبہ	۶۰
۷۱	" مہر جہاں "	۷۳

[illegible] - بھاگلپور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۷۲	مکرم محمد حسن خاں صاحب	۴۱
۷۳	" شاہ محمود احمد "	۵۳
۷۴	" سید عبد الباقی "	۵۰
۷۵	مکرمہ شمیمہ بیگم صاحبہ	۳۴
۷۶	مکرم سید فیروز الدین احمد صاحب	۳۲
۷۷	مکرمہ طلعت جہاں صاحبہ	۷۰
۷۸	مکرم حسن محمد صاحب	۴۰
۷۹	مکرمہ اہلیہ صاحبہ حسن محمد صاحب	۴۰
۸۰	مکرم محمد شمیم الدین صاحب	۶۰
۸۱	" محمد اظہر خاں صاحب	۴۵

[illegible] - بہار

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۸۲	مکرم عطاء الرحمان صاحب	۵۸
۸۳	" شیخ لقمان "	۴۸
۸۴	" شکیل احمد "	۵۲
۸۵	" شیخ مبارک "	۴۸
۸۶	" افروز احمد "	۵۲
۸۷	" منور احمد "	۷۷
۸۱	" مظفر خاں "	۵۴
۹۰	" مجیب الرحمان "	۵۸
۹۱	" جلال الدین خاں "	۶۲
۹۲	" شمشیر خاں "	۴۱
۹۳	" مبارک احمد "	۵۲

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۹۴	مکرم شیخ ہمدم صاحب	۵۸
۹۵	" حکیم الدین "	۴۳
۹۶	" شریف محمد "	۶۰
۹۷	" احمد خاں "	۲۷
۹۸	" منصور خاں "	۵۸
۹۹	" فرحت بیگم "	۶۱
۱۰۰	" مقصود احمد خاں "	۳۴
۱۰۱	" شیخ احمد حسین "	۳۶
۱۰۲	" نسیم احمد "	۴۵
۱۰۳	" صاحب خاں "	۳۴

کلکتہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۰۴	مکرمہ شاہدہ نسرین صاحبہ	۴۵
۱۰۵	مکرم شاہد کریم صاحب	۵۰
۱۰۶	" سید ظفر احمد "	۵۴
۱۰۷	" ناصر مشرق علی "	۵۸
۱۰۸	" سراج الدین قمر "	۳۳
۱۰۹	" محمد فیروز الدین انور "	۶۹
۱۱۰	" محمد اکرم جاوید "	۳۵
۱۱۱	" محمد اسرائیل "	۳۵

شیموگہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۱۲	مکرم غضنفر محمود صاحب	۷۲
۱۱۳	" سید میر محمد جعفر صادق صاحب	۳۴
۱۱۴	" ایس کے اختر حسین	۷۰
۱۱۵	" مولوی فیض احمد صاحب	۴۶

سکندرآباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۱۶	مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ	۳۹
۱۱۷	" کبریٰ بیگم "	۴۸
۱۱۸	مکرم محمد احمد "	۴۰
۱۱۹	مکرمہ بلقیس بانو رفعت صاحبہ	۳۴
۱۲۰	مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب	۶۰
۱۲۱	مکرمہ فرحت بیگم صاحبہ	۴۵
۱۲۲	مکرم منصور احمد صاحب عقیل	۳۳
۱۲۳	" مسیح الدین الہ دین صاحب	۶۰
۱۲۴	" یوسف احمد الہ دین صاحب	۳۴

یاری پورہ - کشمیر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۲۵	مکرم میر عبد الرحمان صاحب	۷۰
۱۲۶	" صلاح الدین صاحب	۷۷
۱۲۷	" شمس الدین صاحب	۴۴
۱۲۸	" احسان اللہ صاحب ٹاک	۶۰
۱۲۹	" غلام نبی صاحب ناظر	۶۷
۱۳۰	" میر عبد الحمید صاحب	۷۷
۱۳۱	" نذیر احمد خاں صاحب	۵۵
۱۳۲	" میر خورشید احمد صاحب	۳۵
۱۳۳	" مظفر احمد صاحب ٹاک	۳۷
۱۳۴	" محمد سلیم صاحب	۷۰
۱۳۵	" عبد الرحیم صاحب ساجد	۴۵

دورانِ سال جلسے و یومِ تبلیغ منانے کا پروگرام

ہر سال مرکز کے زیرِ اہتمام دورانِ سال ہی جماعتیں مندرجہ ذیل تفصیل سے جلسے اور یوم تبلیغ منایا کرتی ہیں۔ اس سال ۱۳۵۱ ہش بمطابق ۱۹۷۲ء میں جلسوں و یوم تبلیغ منانے کے لئے بھی عہدیدارانِ جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ پروگرام کے مطابق اپنی اپنی جماعتوں میں ان تاریخوں پر جلسے منعقد کرائیں۔ اور یوم التبلیغ منائیں۔ اور کارگزاری کی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائی جاتی رہیں۔

مبلغینِ کرام بھی اس پروگرام کو نوٹ فرمالیں اور اس کے مطابق پوری توجہ سے عمل کریں۔

(۱) یوم المصلح الموعودؓ	۲۰ر تبلیغ بروز اتوار (۲۰ر فروری)
(۲) یوم مسیح موعودؑ	۲۲ر امان بروز بدھ (۲۲ر مارچ)
(۳) سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم	۲۷ر شہادت بروز پیر (۲۷ر اپریل)
(۴) یوم خلافت	۲۷ر ہجرت بروز ہفتہ (۲۷ر مئی)
(۵) پیشوایانِ مذاہب	ار اخاء بروز اتوار (یکم اکتوبر)
(۶) امتحان کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ بقیہ حصہ سیرت طیبہ	۲۹ر اخاء بروز اتوار (۲۹ر اکتوبر)
(۷) یوم التبلیغ	سال میں دو مرتبہ: تواریخ کا اعلان بعد میں حسب حالات کیا جایا کرے گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تقریبِ رخصتانہ و اظہارِ تشکّر

کرنول (آندھرا پردیش) ۲۹ر دسمبر۔ بعد نمازِ عصر مکرم عابد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ کرنول کے مکان پر موصوف کی بچی عزیزہ کنیز فاطمہ سلّمہا اللہ تعالیٰ کی تقریبِ رخصتانہ منعقد ہوئی۔ عزیزہ کا نکاح گزشتہ سال آل انڈیا احمدیہ کانفرنس چنتہ کنٹہ کے موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے عزیزم عبد الحفیظ صاحب قریشی ابن مکرم عبد الرحمٰن صاحب قریشی تیماپوری کے ساتھ پڑھا تھا۔

تلاوتِ قرآن کریم مکرم عبد الواسع صاحب نے خوش الحانی سے کی۔ بعدہٗ تیماپور کے ایک مخلص نوجوان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم دُرِّثمین سے نہایت خوش الحانی سے سُنائی جس سے سامعین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ بعدہٗ خاکسار نے قرآن کریم۔ احادیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے مسئلہ دعا اور فلسفہ دعا اور اس کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ نیز صداقتِ احمدیت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ اور ازدواجی زندگی کو رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ضمن میں پیش کیا۔ آخر پر اجتماعی دُعا پر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

کرنول کے غیر احمدی تعلیم یافتہ احباب اور پردہ کی رعایت سے مستورات نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ ایک ایم۔ ایل۔ اے دوست کے علاوہ ڈاکٹر، مجسٹریٹ اور پروفیسر اور دوسرے تعلیم یافتہ احباب نے شرکت فرمائی۔ جملہ احباب تقریر سے بہت متأثر ہوئے جس کا اظہار احباب نے تقریب کے اختتام پر فرمایا۔ آخر میں مکرم عابد حسین خان صاحب نے میٹھے کھانے سے حاضرین کی تواضع فرمائی۔ اور یہ تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت و رحمت بنائے روحانی لحاظ سے بھی اور جسمانی اعتبار سے بھی۔ نیز کرنول میں احمدیت کی ترقی اور سعید روحوں کے احمدیت قبول کرنے کے سامان پیدا فرمادے آمین۔

اس مبارک موقعہ پر مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ بی ایڈ تیماپوری نے اظہارِ تشکّر کے طور پر -/۲۵ روپے مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق ادا کرنے کا وعدہ فرمایا:-
اعانتِ بدر -/۵ روپے، شکرانہ فنڈ۔ تحریک جدید و بیرونی مساجد -/۱۰ روپے۔ نشر و اشاعت -/۱۰ روپے میزان = ۲۵ روپے۔

(۲) ـــــ عزیزم قریشی عبد الحکیم صاحب ابن مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب نے حال ہی میں ملازمت اختیار کی ہے۔ موصوف نے پہلی تنخواہ میں سے مبلغ پچاس روپے مندرجہ ذیل مدات میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے:-
صدقہ عام -/۵ روپے۔ درویش فنڈ -/۱۵ روپے۔ شکرانہ فنڈ، تحریک جدید، بیرونی مساجد -/۲۵ روپے
اعانتِ بدر -/۵ روپے۔

بزرگانِ سلسلہ و احباب سے عزیز موصوف کی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔

قریشی صاحب کے تیسرے فرزند قریشی محمد یوسف صاحب بی۔ ایس سی ملازمت میں ترقی کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ نیز موصوف کے دوسرے فرزند عزیزم قریشی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید و قائد مجلس خدام الاحمدیہ تیماپور کی کچھ رقم سرکاری دفتر میں رُکی ہوئی ہے اس کی بازیابی کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو بیش از بیش روحانی اور جسمانی ترقیات سے نوازے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

خاکسار: عبد الحق فضل
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حیدرآباد

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریدارانِ اخبار بدر کا چندہ ماہِ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش (ماہ فروری ۱۹۷۲ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرماویں تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر اُن کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوُا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد اُن کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائیگی۔
اُمید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیشِ نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرماویں گے ان احباب کو بذریعہ چٹھی بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۶۹	مکرم ایس۔ ایم۔ رضوان صاحب۔	۱۵۹۰	مکرم منور علی خان صاحب
۱۱۹۱	" سید عزیز الدین احمد صاحب	۱۶۱۵	" مظہر احمد ندان صاحب
۱۱۹۲	" محمد رفیق صاحب۔	۱۶۱۹	" شیخ محمود صاحب
۱۲۰۰	" منور احمد صاحب۔	۱۶۲۳	" ایس۔ آر۔ عبد الرؤف صاحب
۱۲۲۲	" سیکرٹری صاحب جماعت	۱۶۲۵	" جبار الحق صاحب
۱۲۴۵	" ناصر احمد صاحب	۱۶۲۶	" ابوبکر صاحب۔
۱۲۷۷	" نصیر الدین احمد خان صاحب	۱۸۱۷	" مکرم مقصود علی صاحب
۱۳۴۴	" سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب	۱۸۳۲	ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ
۱۳۷۸	" شیخ کلیم الدین احمد صاحب بانگوتی	۱۸۴۳	مکرم شریف احمد صاحب
۱۳۸۰	" مولوی اسلم خان صاحب	۱۹۰۴	" میر عبد الرشید صاحب
۱۴۱۵	" محمد قربان صاحب۔	۱۹۵۳	" مشتاق احمد صاحب
۱۴۳۹	" سیکرٹری صاحب غوثیہ لائبریری	۱۹۷۲	" میر عبد الرحمٰن صاحب
۱۵۳۷	" عبد القدیر صاحب۔		

اداریہ ...... بقیہ صفحہ (۲)

سچی محبت و عقیدت کے یہ بے نظیر نمونے نتیجہ ہیں اُس رُوحانی رشتہ کا جو مؤمنوں کے دلوں کو اخوّت کی سلک میں منسلک کر دیتا ہے۔ درانحالیکہ زمرۂ اوّلین کو سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست تعلیم و تربیت پانے اور تزکیہ نفوس حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور آخرین کی جماعت کو آپ ہی کے ظلِّ کامل الامام المہدی کی برگزیدہ جماعت بن کر اوّلین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق ملی!!

فالحمد للہ علےٰ ذٰلک

احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت سنہ ۱۳۵۱ ہش ۱۹۷۲ء

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی جانب سے سالِ نو کے آغاز میں گوناگوں خصوصیات اور متعدد دلکش خوبیوں پر مشتمل سہ رنگا دیدہ زیب احمدیہ مسلم کیلنڈر شائع ہو کر دفتر میں پہنچ چکا ہے۔ جن احباب اور جماعتوں نے پہلے سے آرڈر بک کرا دیئے تھے ان کی خدمت میں کیلنڈر بھجوایا جا رہا ہے۔ باقی احباب بھی اس کی بکثرت اشاعت کی طرف متوجہ ہوں۔ ایک کیلنڈر کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۷۵ پیسے رکھی گئی ہے۔ زیادہ تعداد میں منگوانے کی صورت میں احباب کو ڈاک خرچ میں بچت ہو گی۔

مینیجر لٹریچر برانچ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

ایک ضروری اعلان

بدر مورخہ ۳۰ر دسمبر ۷۱ء کے صفحہ ۵ پر نظارت ہذا کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا تھا کہ مکرم محمد عبد الباقی صاحب ایم۔ اے صدر جماعت احمدیہ ریتہ پورہ بھاگلپور کوئی سکول جاری کرنے کے لئے بعض جماعتوں اور احباب کو تحریک کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ انہوں نے عدمِ علم کی بناء پر مرکز سے اجازت حاصل کئے بغیر ایسا کیا ہے۔

نظارت ہذا کی طرف سے ان سے جو خط و کتابت ہوئی ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے چونکہ مرکز سے اجازت لئے بغیر یہ تحریک کی تھی اس لئے بعد میں انہوں نے اُن تمام جماعتوں کو لکھ دیا تھا کہ ان کی تحریک پر کوئی چندہ نہ بھجوایا جائے اور اس طرح انہوں نے ازالہ کی مناسب کوشش فرمائی۔

نظارت ہذا کا اعلان جو بدر مورخہ ۳۰-۱۲-۷۱ میں شائع ہو چکا ہے وہ اپنی جگہ قائم ہے۔ اور نظارت ہذا سے اجازت حاصل کئے بغیر کسی قسم کا چندہ وصول کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مکرم مولوی سلیمان صاحب قریشی خادم مسجد سرینگر کو صدمہ

افسوس کہ مکرم مولوی سلیمان صاحب قریشی خادم مسجد سرینگر کی اہلیہ مورخہ ۲۰-۱۰-۷۱ کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت مخلص احمدی تھیں۔ قادیان جا کر وہاں کے ماحول کو دیکھ کر بیعت سے مشرف ہوئی تھیں۔ مولوی صاحب چونکہ اپنے علاقہ میں اکیلے احمدی ہیں۔ لہٰذا برادری کے دو صد سے زائد گھرانوں سے کوئی بھی دوست مولوی صاحب کے گھر نہیں آیا۔ اور نہ ہی مرحومہ کی تدفین کیلئے کسی قبرستان میں جگہ ملی۔

مجبوراً موصوف نے گھر سے تین میل دور واقع اپنے بھائی کی زمین میں خود ہی قبر کھود کر نعش کو دفنا دیا۔ جنازہ مولوی صاحب نے خود پڑھایا۔ جس میں دوسرے گاؤں سے آئے ہوئے دو احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔ ادھر غیر احمدی مولوی نے اسی موقعہ پر موصوف کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کیا جس پر غیر احمدیوں نے مختلف النوع تکالیف کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ لڑکیوں میں سے ایک کی عمر صرف تین مہینے کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔ خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ سرینگر

امتحانِ کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ

حسب سابق امسال بھی نظارت ہذا کی طرف سے کتب سلسلہ کے امتحان کے انعقاد کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ امسال ۲۹ر اخاء ۱۳۵۱ ہش بمطابق ۲۹ر اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز اتوار سیرت طیبہ کے بقیہ حصہ کا امتحان ہو گا۔ قبل ازیں صفحہ ۱ تا ۴۷ امتحان لیا جا چکا ہے۔ جملہ احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔ خصوصیت سے ایسے دوست جنہوں نے پہلے حصہ کے امتحان میں شرکت کی ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ بقیہ حصہ میں شرکت کر کے ایک طرف اپنی سند کی تکمیل فرمالیں۔ تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ امتحان میں شریک ہونے والے احباب کے مکمل کوائف سے نظارت ہذا کو مطلع کریں۔ نام۔ ولدیت۔ مقام۔ ضلع۔ صوبہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمتِ دین بجالانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان میں سٹیٹ بنک آف انڈیا کی برانچ

تمام سیکرٹریان مالی اور دیگر احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں سٹیٹ بنک آف انڈیا کی برانچ کھل گئی ہے۔ اس سے قبل پنجاب نیشنل بنک کی برانچ بھی موجود تھی دونوں بنکوں میں صدر انجمن احمدیہ کا حساب موجود ہے۔ احباب رقوم بھجواتے وقت قادیان کی ان دونوں برانچوں کے نام کا ڈرافٹ بھجوا سکتے ہیں۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان میں عید کی قربانیاں

احباب جلد اطلاع دیں

حسب سابق اس مرتبہ بھی عید الاضحیہ کے مبارک موقعہ پر بیرونجات کے احباب کی طرف سے قربانیوں کے جانور ذبح کئے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ ان صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم احباب کے استعمال میں آتا ہے۔ جو احباب قادیان میں قربانی کروانا چاہتے ہوں وہ فی جانور ۶۰ روپیہ کے حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔ تاکہ بر وقت قربانی کے جانوروں کا انتظام کیا جا سکے۔ اگر رقم وقت پر نہ پہنچنے کا خدشہ ہو تو احباب ترسیلِ زر کے ساتھ ہی بذریعہ خط یا تار امیر جماعت احمدیہ قادیان کو اطلاع دیں تا اُن کی جانب سے وقت پر قربانی کروادی جائے۔ اور رقم بعد میں وصول کر لی جائے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ —— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ :- "Autocentre" { ٹیلیفون نمبرز :- 23—1652 23—5222